قُلۡ اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۚ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ (آل عمران 74)

روزنامہ

الفضل لندن

مدیر: ابو سعید

Online Edition

بدھ 16 مارچ 2022ء | 13 شعبان 1443 ہجری قمری | 16 امان 1401 ہجری شمسی | جلد:4 | شمارہ:65

ارشادِ باری تعالیٰ

وَعَاشِرُوۡهُنَّ بِالۡمَعۡرُوۡفِ ۚ فَاِنۡ كَرِهۡتُمُوۡهُنَّ فَعَسٰۤى اَنۡ تَكۡرَهُوۡا شَيۡـئًا وَّيَجۡعَلَ اللّٰهُ فِيۡهِ خَيۡرًا كَثِيۡرًا ﴿۲۰﴾

(النساء:20)

ترجمہ: اور ان سے نیک سلوک کے ساتھ زندگی بسر کرو۔ اور اگر تم اُنہیں ناپسند کرو تو عین ممکن ہے کہ تم ایک چیز کو ناپسند کرو اور اللہ اس میں بہت بھلائی رکھ دے۔

فرمانِ خلیفہ وقت

آجکل کئی گھروں کے مسائل اور شکایات سامنے آتی ہیں جہاں مرد اپنے آپ کو گھر کا سربراہ سمجھ کر، یہ سمجھتے ہوئے کہ مَیں گھر کا سربراہ ہوں اور بڑا ہوں اور میرے سارے اختیارات ہیں، نہ اپنی بیوی کا احترام کرتا ہے اور اسے جائز حق دیتا ہے، نہ ہی اولاد کی تربیت کا حق ادا کرتا ہے۔ صرف نام کی سربراہی ہے۔ بلکہ ایسی شکایات بھی ہندوستان سے بھی اور پاکستان کی بعض عورتوں کی طرف سے بھی ہیں کہ خاوندوں نے بیویوں کو مار مار کر جسم پر نیل ڈال دیئے یا زخمی کر دیا۔ منہ سُوجا دیئے۔ بلکہ بعض لوگ تو اِن ملکوں میں رہتے ہوئے بھی ایسی حرکتیں کر جاتے ہیں۔ پھر بچوں اور بچیوں پر ظلم کی حد تک بعض باپ سلوک کر رہے ہوتے ہیں۔ اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ماننے کے بعد بھی جاہل لوگوں کی طرح ہی رہنا ہے، ان مسلمانوں کی طرح رہنا ہے جن کو دین کا بالکل علم نہیں ہے، اپنے بیوی بچوں سے ویسا ہی سلوک کرنا ہے جو جاہل لوگ کرتے ہیں تو پھر اپنی حالتوں کے بدلنے کا عہد کر کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آنے کا کوئی فائدہ نہیں۔ کیا مرد جو خدا کا حق ادا کرنے کی ان پر ذمہ داری ہے اور جو عملی حالت کے معیار بلند کرنے کی ان پر ذمہ داری ہے اسے ادا کر رہے ہیں؟ اگر وہ اسے ادا کر رہے ہوں تو پھر یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ کبھی ان کے گھروں میں ظلم ہو۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو سب سے پہلے گھر کے سربراہ ہونے کی حیثیت سے توحید کے قیام کی اہمیت اپنے بیوی بچوں پر واضح فرما کر اس پر عمل کروایا لیکن یہ کام بھی پیار اور محبت سے کروایا۔ ڈنڈے کے زور پر نہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو گھر کے سربراہ ہونے اور دنیا کی اصلاح اور شریعت کے قیام کی تمام تر مصروفیات ہونے کے باوجود اپنے گھر والوں کے حق ادا کئے اور پیار اور نرمی اور محبت سے یہ حق ادا کئے۔ گھر کا سربراہ ہونے کا حق اس طرح ادا کیا کہ پہلے یہ احساس دلوایا کہ تمہاری ذمہ داری توحید کا قیام ہے۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت ہے۔ چنانچہ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نفل کے لئے اٹھتے تھے اور پھر صبح نماز سے کچھ پہلے ہمیں پانی کے چھینٹے مار کر اٹھاتے تھے بقیہ صفحہ 5 پر

اس شمارہ میں

کمال ہے نا!! (منظوم)

احکامِ خداوندی

مختلف ممالک کے بارے میں حضرت مسیح موعودؑ کے ارشادات

تبلیغ میں پریس اور میڈیا سے کس طرح کام لیا جاسکتا ہے

فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

لَقَدْ طَافَ اللَّيْلَةَ بِآلِ مُحَمَّدٍ سَبْعُونَ امْرَأَةً، كُلُّ امْرَأَةٍ تَشْتَكِي زَوْجَهَا، فَلَا تَجِدُونَ أُولٰٓئِكَ خِيَارَكُمْ

ترجمہ: آج محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والوں کے پاس ستر عورتوں نے چکر لگایا ہے۔ اور ہر عورت اپنے شوہر کی شکایت کر رہی تھی۔ (میں تم سے کہہ دینا چاہتا ہوں کہ جن لوگوں کی شکایت آئی ہے) وہ تم میں سے اچھے لوگ نہیں ہیں

(سنن ابن ماجہ کتاب النکاح باب ضرب النساء)

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحاتِ قلم

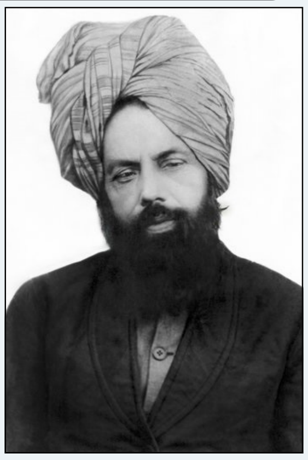

عورتوں کی اصلاح کا طریق

مرد اگر پارسا طبع نہ ہو تو عورت کب صالحہ ہوسکتی ہے۔ ہاں اگر مرد خود صالح بنے تو عورت بھی صالحہ بن سکتی ہے۔ قول سے عورت کو نصیحت نہ دینی چاہیئے بلکہ فعل سے اگر نصیحت دی جاوے تو اس کا اثر ہوتا ہے۔ عورت تو درکنار اور بھی کون ہے جو صرف قول سے کسی کی مانتا ہے۔

اگر مرد کوئی کجی یا خامی اپنے اندر رکھے گا تو عورت ہر وقت کی اس پر گواہ ہے۔ اگر وہ رشوت لے کر گھر آیا ہے تو اس کی عورت کہے گی کہ جب خاوند لایا ہے تو میں کیوں حرام کہوں۔ غرض کہ مرد کا اثر عورت پر ضرور پڑتا ہے اور وہ خود ہی اسے خبیث اور طیب بناتا ہے۔ اسی لیے لکھا ہے۔

اَلۡخَبِیۡثٰتُ لِلۡخَبِیۡثِیۡنَ وَالۡخَبِیۡثُوۡنَ لِلۡخَبِیۡثٰتِ ۚ وَالطَّیِّبٰتُ لِلطَّیِّبِیۡنَ وَالطَّیِّبُوۡنَ لِلطَّیِّبٰتِ (النور:27)

اس میں یہی نصیحت ہے کہ تم طیب بنو ورنہ ہزار ٹکریں مارو کچھ نہ بنے گا۔ جو شخص خدا سے خود نہیں ڈرتا تو عورت اس سے کیسے ڈرے؟ نہ ایسے مولویوں کا وعظ اثر کرتا ہے نہ خاوند کا۔ ہر حال میں عملی نمونہ اثر کیا کرتا ہے بھلا جب خاوند رات کو اٹھ اٹھ کر دعا کرتا ہے روتا ہے تو عورت ایک دو دن تک دیکھے گی آخر ایک دن اسے بھی خیال آوے گا اور ضرور متاثر ہوگی۔ عورت میں متاثر ہونے کا مادہ بہت ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ جب خاوند عیسائی وغیرہ ہوتے ہیں تو عورتیں ان کے ساتھ عیسائی وغیرہ ہو جاتی ہیں۔ ان کی درستی کے واسطے کوئی مدرسہ بھی کفایت نہیں کرسکتا خاوند کا عملی نمونہ کفایت کرتا ہے۔ خاوند کے مقابلہ میں عورت کے بھائی بہن وغیرہ کا بھی کچھ اثر اس پر نہیں ہوتا۔

خدا نے مرد عورت دونوں کا ایک ہی وجود فرمایا ہے۔

یہ مردوں کا ظلم ہے کہ وہ اپنی عورتوں کو ایسا موقع دیتے ہیں کہ وہ ان کا نقص پکڑیں۔ ان کو چاہیئے کہ عورتوں کو ہرگز ایسا موقعہ نہ دیں کہ وہ یہ کہہ سکیں کہ تو فلاں بدی کرتا ہے بلکہ عورت ٹکریں مار مار کر تھک جاوے اور کسی بدی کا پتہ اُسے مل ہی نہ سکے تو اس وقت اس کو دینداری کا خیال ہوتا ہے اور وہ دین کو سمجھتی ہے۔

مرد اپنے گھر کا امام ہوتا ہے۔ پس اگر وہی بد اثر قائم کرتا ہے تو کس قدر بد اثر پڑنے کی امید ہے۔ مرد کو چاہیئے کہ اپنے قویٰ کو برمحل اور حلال موقعہ پر استعمال کرے۔ مثلاً ایک قوت غضبی ہے جب وہ اعتدال سے زیادہ ہو تو جنون کا پیش خیمہ ہوتی ہے۔ جنون میں اور اس میں بہت تھوڑا فرق ہے جو آدمی شدید الغضب ہوتا ہے اس سے حکمت کا چشمہ چھین لیا جاتا ہے بلکہ اگر کوئی مخالف ہو تو اس سے بھی مغلوب الغضب ہو کر گفتگو نہ کرے۔

مرد کی ان تمام باتوں اور اوصاف کو عورت دیکھتی ہے۔ وہ دیکھتی ہے کہ میرے خاوند میں فلاں فلاں اوصاف تقویٰ کے ہیں جیسے سخاوت۔ حلم۔ صبر۔ اور جیسے اسے پرکھنے کا موقعہ ملتا ہے وہ کسی دوسرے کو نہیں مل سکتا اسی لیے عورت کو سارق بھی کہا ہے کیونکہ یہ اندر ہی اندر اخلاق کی چوری کرتی رہتی ہے حتیٰ کہ آخر کار ایک وقت پورا اخلاق حاصل کر لیتی ہے۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 156-158 ایڈیشن 1988ء)

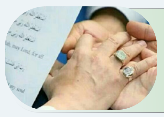

دربارِ خلافت

آج کل بہت زیادہ استغفار کرنے کی ضرورت ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

پھر انہی کا (حضرت امیر محمد خان صاحبؓ۔ ناقل) ایک اور خواب ہے اس کا ذکر کرتے ہوئے امیر محمد خان صاحبؓ فرماتے ہیں کہ 24/ نومبر 1913ء کی رات خواب کے اندر مجھے ایک ہندو سادھو دکھایا گیا جس کو کوڑھ کا مرض تھا مگر باوجود اس کے بدن اُس کا مضبوط تھا۔ جو اپنے بدن کی مضبوطی نوجوان لڑکوں کو دکھلا کر رہبانیت یا تجرد کی ترغیب دیتا تھا اور تانبے پر گندھک اور سنکھیا کے ذریعہ رنگ چڑھا کر اُسے سونا ظاہر کرتا تھا۔ (یہ خواب بیان ہو رہی ہے) مَیں نے سادھو سے کہا کہ تم میرے روبرو بھی سونا بنا کر دکھاؤ۔ میرے اس کہنے پر وہ ذرا جھجکا مگر شیخی میں آ کر بنانے لگا۔ مَیں نے اُسے کہا کہ دیکھو، اب مَیں تیرے مخصوص سونے کی حقیقت ظاہر کرتا ہوں۔ یعنی اُسے آگ پر تاؤ دے کر اُس پر ہتھوڑا مارتا ہوں جس سے اُس کی اصلیت فوراً کھل جائے گی۔ تب سادھو نے شرمندہ ہو کر مجھے کہا کہ آپ ایسا نہ کریں۔ میرا پردہ فاش ہو جائے گا۔ اس کے بعد مَیں نے اُس سادھو کے معتقدوں کو تبلیغ شروع کر دی۔ وہ اُن کو جس راہ پر لگانا چاہتا تھا، اُس راہ سے ہٹانے کے لئے اسلام کی اصل حقیقت اُن کو بیان کرنی شروع کر دی۔ کہتے ہیں جسے سادھو بھی بغور سنتا گیا۔ (یہ خواب بیان ہو رہی ہے) جب سادھو کے چیلوں پر اثر ہوا تو انہوں نے کہا کہ ہمیں بھی ضرور مرزا صاحب کی کتاب سنا کر جائیں۔ تو کہتے ہیں اس کے بعد پھر مَیں نے سادھو سے مخاطب ہو کر کہا کہ دیکھو خدا تعالیٰ نے انسان میں کچھ طاقتیں رکھی ہیں۔ اگر انسان اُنہیں جائز طور پر استعمال کرے تو فائدہ اُٹھاتا ہے۔ اگر ان طاقتوں کو استعمال میں نہ لائے تو نقصان اُٹھاتا ہے۔ مثلاً خدا تعالیٰ نے جو انسان میں رحم کی طاقت رکھی ہے، اب اگر ایک مظلوم عدالت میں دعویٰ دائر کرے اور ظالم کو سزا دلانا چاہے مگر کوئی اُس کی گواہی نہ دے کہ کسی کو سزا دلانا رحم نہیں تو کیا پھر ایسا کرنا جائز ہو گا؟ ہرگز نہیں۔ یعنی ظالم کو تو بہرحال سزا دلوانی چاہئے، اُس کے لئے تو کوئی رحم نہیں۔ پھر کہتے ہیں (آگے میں خواب میں دیکھتا ہوں) اب پھر اُن کو یہی کہتا ہوں کہ خدا نے جو آنکھیں دیکھنے کے لئے دی ہیں، اگر کوئی اُن سے کام نہ لے تو سخت نقصان اُٹھائے گا۔ دیکھو اگر زمیندار آنکھیں بند کر چھوڑے اور اُن سے کام لے کر کھیتی باڑی کا کام نہ کرے تو کیا آرام پائے گا۔ میری اس مثال سے اُس سادھو کے جو زمیندار معتقد تھے وہ خود بخود بے اختیار بول اُٹھے کہ خدا نے جو انسان میں اولاد پیدا کرنے کی طاقت رکھی ہے اگر اس کو استعمال نہ کیا جائے تو پیارے پیارے بچے کہاں سے حاصل ہوں؟ اس کے بعد پھر مَیں نے سادھو کے مریدوں کو مخاطب کر کے کہا کہ دیکھو یہ سادھو جو آپ کو اپدیش دینے کا مدعی ہے، اگر ان کے پِتا استری بھوگ نہ کرتے۔ یعنی ماں باپ کا ملاپ نہ ہوتا تو یہ کہاں سے پیدا ہوتا۔ تو یہ دلیل سن کر سادھو بہت متأثر ہوا اور کہنے لگا کہ پہلے لوگوں نے تو اس طریق کو اچھا ہی سمجھا تھا اور ان دلائل پر کسی نے غور نہیں کیا مگر مرزا صاحب نے تو ہر باطل کا کھنڈن کر دیا۔ (ہر باطل کو جھٹلا دیا، کھول کے بیان کر دیا، تباہ کر دیا۔) کہتے ہیں پھر مَیں نے کہا کہ اگر یہی طریق چارپایوں میں روا رکھا جائے تو سواری کے جانور اور دودھ اور کھیتی باڑی کے جانور کہاں سے آئیں؟ اور اس طریق سے مخلوق کی پیدائش کی غرض وَمَاخَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ (الذاریات: 57) مفقود ہو جائے اور نبیوں اور اوتاروں کی آمد کا سلسلہ بھی بند ہو جائے جن کے ذریعہ لوگ مُکتی حاصل کرتے ہیں۔ جب مَیں یہ کہہ چکا تو خواب میں ہی دیکھ رہے ہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو درس فرما رہے تھے، اپنی طرف اشارہ کر کے فرمانے لگے کہ تم جو مجھ سے معارفِ قرآن سیکھ رہے ہو، رہبانیت کے طریق پر عمل کرنے سے یہ موقع کہاں میسر آ سکتا تھا۔ (اس طرح کے رہبانیت سے جو راہب بننے کی کوشش کرتے ہیں، وہ بھی سمجھتے ہیں ناں کہ ہم بڑی نیکی کے اعلیٰ مدارج پر پہنچ گئے۔ تو خواب میں ہی اللہ تعالیٰ نے ان کو یہ بھی بتایا۔ کہتے ہیں کہ) جب بیداری ہوئی تو مجھے تفہیم ہوئی، یہ سمجھایا گیا کہ دیکھو یہ سادھو کا جو کوڑھ کا مرض ہے یہ بھی بیجا طور پر قانونِ قدرت سے ہٹنے کے نتیجہ میں ہے۔

(ماخوذ از رجسٹر روایاتِ صحابہ غیر مطبوعہ جلد 6 صفحہ 144-146 از روایات حضرت امیر محمد خانصاحبؓ)

اسی طرح خدا تعالیٰ کے قانون کے خلاف جو بھی غیر فطری عمل ہوتے ہیں یا بعض ایسی تنظیمیں بن گئیں، پارلیمنٹیں، قانون ساز ادارے اس کے لئے قانون بنانے لگ گئے ہیں تو پھر خدا تعالیٰ کا قانون بھی حرکت میں آتا ہے اور حرکت میں آ کر قوموں کی ہلاکت کا باعث بنتا ہے۔ ان کو بھی جو بہت زیادہ دنیا دار لوگ ہیں، پس یہ ہر غیر فطری عمل کو اپنے قانون کا حصہ بنانا چاہتے ہیں۔ اس لئے احمدیوں کو جو اس وقت دنیا کے اکثر ممالک میں پھیلے ہوئے ہیں ان کا حصہ نہ بننے کے لئے آج کل بہت زیادہ استغفار کرنے کی ضرورت ہے۔

(خطبہ جمعہ 8/ فروری 2013ء)

کمال ہے نا!!

ہمارے موتی، ہمارے ہیرے جوان کو بھائے، کمال ہے نا!
ہمارے دشمن ہمارے نقشِ قدم پہ آئے، کمال ہے نا!

وہ سات رنگوں کی ساری دنیا جو ہم سے چھینی گئی تھی ناحق
تو ہم نے قوسِ قزح سے اپنے یہ رنگ پائے، کمال ہے نا!

ہماری راہوں پہ بو کے کانٹے، بچھا کے پتھر وہ ہنس رہے تھے
تو ہم بھی ان کی ہنسی پہ ہنس کر جو چل کے آئے، کمال ہے نا!

کبھی تو یوں بھی ہوا تھا، لوگو! وہ سارے دیپک بجھا گئے تھے
سو ہم نے اپنے لہو سے تازہ دیے جلائے، کمال ہے نا!

ہمارا صبر و قرار دیکھو! ہماری ہمت کی داد بھی دو!
ہم اپنے ہاتھوں جوان لاشے اُٹھا کے لائے، کمال ہے نا!

ہمیں بظاہر ذلیل و رسوا جو کر رہے تھے وہ لوگ سارے
خود اپنے فتووں کی، اپنے لفظوں کی زد میں آئے، کمال ہے نا!

تمہی نے معبد گرا دیے تھے، تمہی نے پہرے بڑھا دیے تھے
ہمارے لب پر درود ہی تھا، نہیں تھی ہائے، کمال ہے نا!

تمہی نے آگیں لگائیں جا جا، تمہی تھے قاتل، تمہی ستمگر
جلوس ہم نے نہیں نکالے، نہ شہر ڈھائے، کمال ہے نا!

فرازؔ! ہم پر عنایتیں ہیں، یہ ساری وحدت کی برکتیں ہیں
وگرنہ اپنی الگ تھیں سوچیں، الگ تھی رائے، کمال ہے نا!

اطہر حفیظ فرازؔ

قدسیہ نور والا۔ ناروے

احکام خداوندی
قسط نمبر 34

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

’’جو شخص قرآن کے سات سو حکم میں سے ایک چھوٹے سے حکم کو بھی ٹالتا ہے وہ نجات کا دروازہ اپنے ہاتھ سے بند کرتا ہے۔‘‘

(کشتی نوح)

ذوی القربیٰ (حصہ 2)

قطع تعلق

• وَالَّذِیۡنَ یَنۡقُضُوۡنَ عَہۡدَ اللّٰہِ مِنۡۢ بَعۡدِ مِیۡثَاقِہٖ وَیَقۡطَعُوۡنَ مَاۤ اَمَرَ اللّٰہُ بِہٖۤ اَنۡ یُّوۡصَلَ وَیُفۡسِدُوۡنَ فِی الۡاَرۡضِ ۙ اُولٰٓئِکَ لَہُمُ اللَّعۡنَۃُ وَلَہُمۡ سُوۡٓءُ الدَّارِ

(الرعد:26)

اور وہ لوگ جو اللہ کے عہد کو پختگی سے باندھنے کے بعد توڑ دیتے ہیں اور اُسے قطع کرتے ہیں جس کے جوڑنے کا اللہ نے حکم دیا ہے اور زمین میں فساد کرتے پھرتے ہیں یہی وہ لوگ ہیں جن کے لئے لعنت ہے اور اُن کے لئے بدتر گھر ہوگا۔

آپس میں اقرباء جیسی محبت پیدا کرو

• ذٰلِکَ الَّذِیۡ یُبَشِّرُ اللّٰہُ عِبَادَہُ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؕ قُلۡ لَّاۤ اَسۡـَٔلُکُمۡ عَلَیۡہِ اَجۡرًا اِلَّا الۡمَوَدَّۃَ فِی الۡقُرۡبٰی ؕ وَمَنۡ یَّقۡتَرِفۡ حَسَنَۃً نَّزِدۡ لَہٗ فِیۡہَا حُسۡنًا ؕ اِنَّ اللّٰہَ غَفُوۡرٌ شَکُوۡرٌ

(الشوریٰ:24)

یہ وہی ہے جس کی اللہ اپنے اُن بندوں کو خوشخبری دیتا رہا ہے جو ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے۔ تُو کہہ دے میں اس پر تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا، ہاں تم آپس میں اقرباء کی سی محبت پیدا کرو۔ اور جو کسی (معدوم) نیکی کو اُجاگر کرتا ہے ہم اس میں اسکے لئے مزید حُسن پیدا کر دیں گے۔ یقیناً اللہ بہت بخشنے والا (اور) بہت ہی شکر قبول کرنے والا ہے۔

اللہ کی خاطر اگر عزیز و اقارب سے اعراض کرنا پڑے تو تب بھی نرم بات کہنے کا حکم

• وَاِمَّا تُعۡرِضَنَّ عَنۡہُمُ ابۡتِغَآءَ رَحۡمَۃٍ مِّنۡ رَّبِّکَ تَرۡجُوۡہَا فَقُلۡ لَّہُمۡ قَوۡلًا مَّیۡسُوۡرًا

(بنی اسرائیل:29)

اور اگر تجھے ان سے اعراض کرنا ہی پڑے تو اپنے ربّ کی رحمت کے حصول کی خاطر، جس کی تُو امید رکھتا ہے، اُن سے نرم بات کہہ۔

اقرباء، یتامیٰ، مساکین، ہمسایوں، ماتحتوں اور مسافروں سے حسن سلوک

• وَاعۡبُدُوا اللّٰہَ وَلَا تُشۡرِکُوۡا بِہٖ شَیۡـًٔا وَّبِالۡوَالِدَیۡنِ اِحۡسَانًا وَّبِذِی الۡقُرۡبٰی وَالۡیَتٰمٰی وَالۡمَسٰکِیۡنِ وَالۡجَارِ ذِی الۡقُرۡبٰی وَالۡجَارِ الۡجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالۡجَنۡۢبِ وَابۡنِ السَّبِیۡلِ ۙ وَمَا مَلَکَتۡ اَیۡمَانُکُمۡ ؕ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ مَنۡ کَانَ مُخۡتَالًا فَخُوۡرَا

(النساء:37)

اور اللہ کی عبادت کرو اور کسی چیز کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ اور والدین کے ساتھ احسان کرو اور قریبی رشتہ داروں سے بھی اور یتیموں سے بھی اور مسکین لوگوں سے بھی اور رشتہ دار ہمسایوں سے بھی اور غیر رشتہ دار ہمسایوں سے بھی۔ اور اپنے ہم جلیسوں سے بھی اور مسافروں سے بھی اور ان سے بھی جن کے تمہارے داہنے ہاتھ مالک ہوئے۔ یقیناً اللہ اس کو پسند نہیں کرتا جو متکبر (اور) شیخی بگھارنے والا ہو۔

(نوٹ: ان آیات میں اقرباء سے حسن سلوک کے درج ذیل احکام کا ذکر ہے)

1. قریبی رشتہ داروں سے۔
2. یتیموں سے۔
3. مسکین لوگوں سے۔
4. رشتہ دار ہمسایوں سے۔
5. غیر رشتہ دار ہمسایوں سے۔
6. اپنے ہم جلیسوں سے۔
7. مسافروں سے
8. اور ان سے بھی جن کے تمہارے داہنے ہاتھ مالک ہوئے۔

اقرباء، یتامیٰ، مساکین وغیرہ کے لئے اموال خرچ کرنا

• لَیۡسَ الۡبِرَّ اَنۡ تُوَلُّوۡا وُجُوۡہَکُمۡ قِبَلَ الۡمَشۡرِقِ وَالۡمَغۡرِبِ وَلٰکِنَّ الۡبِرَّ مَنۡ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَالۡیَوۡمِ الۡاٰخِرِ وَالۡمَلٰٓئِکَۃِ وَالۡکِتٰبِ وَالنَّبِیّٖنَ ۚ وَاٰتَی الۡمَالَ عَلٰی حُبِّہٖ ذَوِی الۡقُرۡبٰی وَالۡیَتٰمٰی وَالۡمَسٰکِیۡنَ وَابۡنَ السَّبِیۡلِ ۙ وَالسَّآئِلِیۡنَ وَفِی الرِّقَابِ

(البقرہ:178)

نیکی یہ نہیں کہ تم اپنے چہروں کو مشرق یا مغرب کی طرف پھیرو۔ بلکہ نیکی اسی کی ہے جو اللہ پر ایمان لائے اور یوم آخرت پر اور فرشتوں پر اور کتاب پر اور نبیوں پر اور مال دے اس کی محبت رکھتے ہوئے اقرباء کو اور یتیموں کو اور مسکینوں کو اور مسافروں کو اور سوال کرنے والوں کو نیز گردنوں کو آزاد کرانے کی خاطر۔

(نوٹ: نیکی یہ ہے کہ درج ذیل لوگوں کو اللہ کی محبت رکھتے ہوئے مال دے۔)

1۔ اقرباء کو

2۔ یتامیٰ کو۔

3۔ مساکین کو۔

4۔ مسافروں کو۔

5۔ سوال کرنے والوں کو۔

6۔ نیز گردنوں کو آزاد کرانے کی خاطر۔

صاحب توفیق اپنے عزیزوں اور مسکینوں کو کچھ نہ دینے کی قسم نہ کھائیں

• وَلَا یَاۡتَلِ اُولُوا الۡفَضۡلِ مِنۡکُمۡ وَالسَّعَۃِ اَنۡ یُّؤۡتُوۡۤا اُولِی الۡقُرۡبٰی وَالۡمَسٰکِیۡنَ وَالۡمُہٰجِرِیۡنَ فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ ۪ۖ وَلۡیَعۡفُوۡا وَلۡیَصۡفَحُوۡا

(النور:23)

اور تم میں سے صاحبِ فضیلت اور صاحبِ توفیق اپنے قریبیوں اور مسکینوں اور اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کو کچھ نہ دینے کی قسم نہ کھائیں۔ پس چاہئے کہ وہ معاف کر دیں اور درگزر کریں۔

یتیم، مسکین اور اسیر کو کھانا کھلانا

• وَیُطۡعِمُوۡنَ الطَّعَامَ عَلٰی حُبِّہٖ مِسۡکِیۡنًا وَّیَتِیۡمًا وَّاَسِیۡرًا

(الدھر:9)

اور وہ کھانے کو، اس کی چاہت کے ہوتے ہوئے، مسکینوں اور یتیموں اور اسیروں کو کھلاتے ہیں۔

• وَلَا یَحُضُّ عَلٰی طَعَامِ الۡمِسۡکِیۡنِ

(الحاقۃ:35)

اور مسکین کو کھانا کھلانے کی ترغیب نہیں دیتا تھا۔

رشتہ دار یتیم کی خصوصی خبرگیری کا حکم

• اَوۡ اِطۡعٰمٌ فِیۡ یَوۡمٍ ذِیۡ مَسۡغَبَۃٍ

(البلد:15)

یا ایک عام فاقے والے دن میں کھانا کھلانا۔

• یَّتِیۡمًا ذَا مَقۡرَبَۃٍ

(البلد:16)

ایسے یتیم کو جو قرابت والا ہو۔

یتامیٰ کی اصلاح اور ان کے ساتھ مل جل کر رہنا

• فِی الدُّنۡیَا وَالۡاٰخِرَۃِ ؕ وَیَسۡـَٔلُوۡنَکَ عَنِ الۡیَتٰمٰی ؕ قُلۡ اِصۡلَاحٌ لَّہُمۡ خَیۡرٌ ؕ وَاِنۡ تُخَالِطُوۡہُمۡ فَاِخۡوَانُکُمۡ

(البقرہ:221)

دنیا کے بارہ میں بھی اور آخرت کے بارہ میں بھی۔ اور وہ تجھ سے یتیموں کے بارے میں پوچھتے ہیں۔ تُو کہہ دے ان کی اصلاح اچھی بات ہے۔ اور اگر تم ان کے ساتھ مل جل کر رہو تو وہ تمہارے بھائی بند ہی ہیں۔

(700 احکام خداوندی از حنیف محمود)

سید عمار احمد

ارشادات حضرت مسیح موعودؑ بابت مختلف ممالک وشہر

قسط 24

ارشاد برائے ثور

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

☆ اسی طرح پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا انتخاب تھا۔ اس وقت آپ کے پاس ستراسی صحابہ موجود تھے، حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی آپ کے پاس ہی تھے، مگر آپ نے ان سب میں سے حضرت ابوبکرؓ ہی کو منتخب کیا۔ اس میں سر کیا ہے؟ بات یہ ہے کہ نبی خدا تعالیٰ کی آنکھ سے دیکھتا ہے اس کا فہم خدا تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے، اس لئے اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے کشف اور الہام سے بتادیا تھا کہ اس کام کے لئے سب سے بہتر اور موزوں حضرت ابوبکر صدیقؓ ہی ہیں۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اس ساعت عسر میں آپ کے ساتھ ہوئے۔ یہ وقت خطرناک آزمائش کا تھا۔حضرت مسیحؑ پر جب اس قسم کا وقت آیا، تو ان کے شاگردان کو چھوڑ کر بھاگ گئے اور ایک نے سامنے ہی لعنت بھی کی مگر صحابہ کرامؓ میں سے ہر ایک نے پوری وفاداری کا نمونہ دکھایا۔غرض حضرت ابوبکر صدیقؓ نے آپ کا پورا ساتھ دیا اور ایک غار میں جس کو غار ثور کہتے ہیں۔ آپ جا چھپے۔ شریر کفار جو آپ کی ایذارسانی کے لئے منصوبے کر چکے تھے، تلاش کرتے ہوئے اس غار تک پہنچ گئے۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے عرض کی کہ اب تو یہ بالکل سر پر ہی آپہنچے ہیں اور اگر کسی نے ذرا بھی نیچے نگاہ کی تو وہ دیکھ لے گا اور ہم پکڑے جاویں گے۔ اس وقت آپ نے فرمایا۔ لَا تَحۡزَنۡ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا (التوبۃ:40) کچھ غم نہ کھاؤ۔ اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے۔ اس لفظ پر غور کرو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر صدیقؓ کو اپنے ساتھ ملاتے ہیں یہ فرمایا اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا – مَعَنَا میں آپ دونوں شریک۔ یعنی تیرے اور میرے ساتھ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ایک پلہ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو رکھا اور دوسرے پر حضرت صدیقؓ کو اس وقت دونوں ابتلاء میں ہیں۔ کیونکہ یہی وہ مقام ہے جہاں سے یا تو اسلام کی بنیاد پڑنے والی ہے یا خاتمہ ہو جانے والا ہے۔ دشمن غار پر موجود ہیں اور مختلف قسم کی رائے زنیاں ہو رہی ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ اس غار کی تلاشی کرو۔ کیونکہ نشان پا یہاں تک ہی آکر ختم ہو جاتا ہے۔ لیکن ان میں سے بعض کہتے ہیں کہ یہاں انسان کا گزر اور دخل کیسے ہو گا۔ مکڑی نے جالا تنا ہوا ہے، کبوتر نے انڈے دئے ہوئے ہیں۔ اس قسم کی باتوں کی آوازیں اندر پہنچ رہی ہیں اور آپ بڑی صفائی سے ان کو سن رہے ہیں۔ ایسی حالت میں دشمن آئے ہیں کہ وہ خاتمہ کرنا چاہتے ہیں۔ اور دیوانے کی طرح بڑھے آئے ہیں، لیکن آپ کی کمال شجاعت کو دیکھو کہ دشمن سر پر ہے اور آپ اپنے رفیق صادق صدیق کو فرماتے ہیں لَاتَحۡزَنۡ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا۔ یہ الفاظ بڑی صفائی کے ساتھ ظاہر کرتے ہیں آپ نے زبان ہی سے فرمایا۔ کیونکہ یہ آواز کو چاہتے ہیں۔ اشارہ سے کام نہیں چلتا۔ باہر دشمن مشورہ کر رہے ہیں اور اندر غار میں خادم و مخدوم بھی باتوں میں لگے ہوئے ہیں۔ اس امر کی پرواہ نہیں کی گئی کہ دشمن آواز سن لیں گے۔ یہ اللہ تعالیٰ پر کمال ایمان اور معرفت کا ثبوت ہے۔ خدا تعالیٰ کے وعدوں پر پورا بھروسہ ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شجاعت کے لئے تو یہ نمونہ کافی ہے۔ ابوبکر صدیق کی شجاعت کے لئے ایک دوسرا گواہ اس واقعہ کے سوا اور بھی ہے۔

(ملفوظات جلد1صفحہ341-342ایڈیشن 2016ء)

ارشادات برائے حدیبیہ

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

☆ صحابہؓ کا مذہب یہ تھا کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے پورا ہونے پر اپنی معرفت اور ایمان میں ترقی دیکھتے تھے اور وہ اس قدر عاشق تھے کہ اگر آنحضرتؐ سفر کو جاتے اور پیشگوئی کے طور پر کہہ دیتے کہ فلاں منزل پر نماز جمع کریں گے اور ان کو موقع مل جاتا تو وہ خواہ کچھ بھی ہوتا ضرور جمع کر لیتے۔ اور خود آنحضرتؐ ہی کی طرف دیکھو کہ آپ پیشگوئیوں کے پورا ہونے کے کس قدر مشتاق تھے۔ ہم کو کوئی بتائے کہ آپ حدیبیہ کی طرف کیوں گئے کیا کوئی وقت ان کو بتایا گیا تھا اور کسی میعاد سے اطلاع دی گئی تھی پھر کیا بات تھی؟ یہی وجہ تھی کہ آپؐ چاہتے تھے کہ وہ خدا تعالیٰ کی پیشگوئی پوری ہو جائے یہ ایک باریک سر اور دقیق معرفت کا نکتہ ہے جس کو ہر ایک شخص نہیں سمجھ سکتا کہ انبیاء اور اہل اللہ کیوں پیشگوئیوں کے پورا کرنے اور ہونے کی ایک غیر معمولی رغبت اور تحریک اپنے دلوں میں رکھتے ہیں۔

(ملفوظات جلد2صفحہ402-403 ایڈیشن 2016ء)

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

☆ منہاج نبوت کو دیکھا جاوے تو صریح نظر آتا ہے کہ انبیاؤں سے اجتہادوں میں غلطیاں ہوتی ہیں جیسے عیسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ تم ابھی نہیں مروگے کہ میں واپس آجاؤں گا تو یہ آپ کا اجتہاد تھا مگر خدا تعالیٰ کے نزدیک ان کے آنے سے یہ مراد نہ تھی بلکہ دوسرے کا آنا تھا اور ممکن ہے کہ الیاس کا بھی یہ خیال ہو کہ میں ہی واپس آؤں گا اسی طرح پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ کا سفر کیا تو حضرت عمرؓ کو ابتلا آیا خود آنحضرتؐ کا اجتہاد اس طرف دلالت کرتا تھا کہ ہم فتح کرلیویں گے مگر وہ اجتہاد صحیح نہ نکلا اسی طرح ایک دفعہ آپ نے کہا کہ میں نے سمجھا تھا کہ ہجرت یمامہ کی

طرف ہوگی مگر یہ بات درست نہ نکلی کیونکہ یہ آپ کا اجتہاد تھا خدا پر یہ امر لازم نہ تھا کہ ہر ایک باریک امر آپ کو بتادیوے پس بحث مباحثہ میں اول مخالف سے منہاج نبوت کو قبول کرواکر اس کے دستخط کروا لینے چاہئیں۔

(ملفوظات جلد 3صفحہ 338-339 ایڈیشن 2016ء)

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

☆ پیشگوئیوں کے ہمیشہ دو حصے ہوا کرتے ہیں اور آدمؑ سے اس وقت تک یہی تقسیم چلی آرہی ہے کہ ایک حصہ متشابہات کا ہوا کرتا ہے اور ایک حصہ بینات کا۔ اب حدیبیہ کے واقعات کو دیکھا جاوے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان تو سب سے بڑھ کر ہے مگر علم کے لحاظ سے میں کہتا ہوں کہ آپ کا سفر کرنا دلالت کرتا تھا کہ آپ کی رائے اسی طرف تھی کہ فتح ہوگی۔ نبی کی اجتہادی غلطی عار نہیں ہوا کرتی۔ اصل صورت جو معاملہ کی ہوتی ہے وہ پوری ہو کر رہتی ہے اور انسان اور خدا میں یہی تو فرق ہے۔

(ملفوظات جلد 5صفحہ 145 ایڈیشن 2016ء)

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

☆ لکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب صلح حدیبیہ کی ہے تو حدیبیہ کے مبارک ثمرات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ لوگوں کو آپ کے پاس آنے کا موقعہ ملا۔ اور انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی باتیں سنیں تو ان میں صدہا مسلمان ہو گئے جب تک انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی باتیں نہ سنی تھیں ان میں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان ایک دیوار حائل تھی جو آپ کے حسن و جمال پر ان کو اطلاع نہ پانے دیتی تھی اور جیسا دوسرے لوگ کذاب کہتے تھے (معاذ اللہ) وہ بھی کہہ دیتے تھے اور ان فیوض و برکات سے بے نصیب تھے جو آپ لے کر آئے تھے اس لیے کہ دور تھے لیکن جب وہ حجاب اٹھ گیا اور پاس آکر دیکھا اور سنا تو وہ محرومی نہ رہی اور سعیدوں کے گروہ میں داخل ہو گئے۔ اسی طرح پر بہتوں کی بدنصیبی کا اب بھی یہی باعث ہے۔ جب ان سے پوچھا جاوے کہ تم نے ان کے دعویٰ اور دلائل کو کہاں تک سمجھا ہے تو بجز چند بہتانوں اور افتراؤں کے کچھ نہیں کہتے جو بعض مفتری سنا دیتے ہیں اور وہ ان کو سچ مان لیتے ہیں اور خود کوشش نہیں کرتے کہ یہاں آکر خود تحقیق کریں اور ہماری

صحبت میں رہ کر دیکھیں۔ اس سے ان کے دل سیاہ ہو جاتے ہیں اور وہ حق کو نہیں پا سکتے لیکن اگر وہ تقویٰ سے کام لیتے تو کوئی گناہ نہ تھا کہ وہ آکر ہم سے ملتے جلتے رہتے اور ہماری باتیں سنتے رہتے حالانکہ عیسائیوں اور ہندوؤں سے بھی تو ملتے ہیں اور ان کی باتیں سنتے ہیں ان کی مجلسوں میں جاتے ہیں پھر کونسا امر مانع تھا جو ہمارے پاس آنے سے انہوں نے پرہیز کیا۔

غرض یہ بڑی ہی بدنصیبی ہے اور انسان اس کے سبب محروم ہو جاتا ہے اسی واسطے اللہ تعالیٰ نے یہ حکم دیا تھا کُوۡنُوۡا مَعَ الصّٰدِقِیۡنَ (التوبۃ:119) اس میں بڑا نکتہ معرفت یہی ہے کہ چونکہ صحبت کا اثر ضرور ہوتا ہے اس لیے ایک راستباز کی صحبت میں رہ کر انسان راستبازی سیکھتا ہے اور اس کے پاس انفاس کا اندر ہی اندر اثر ہونے لگتا ہے جو اس کو خدا تعالیٰ پر ایک سچا یقین اور بصیرت عطا کرتا ہے اس صحبت میں صدق دل سے رہ کر وہ خدا تعالیٰ کی آیات اور نشانات کو دیکھتا ہے جو ایمان کے بڑھانے کے ذریعے ہیں۔

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 371-372 ایڈیشن 2016ء)

ارشادات برائے ایران، فارس اور روم

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

☆غرض قرآن شریف حکمت ہے اور مستقل شریعت ہے اور ساری تعلیموں کا مخزن ہے اور اس طرح پر قرآن شریف کا پہلا معجزہ اعلیٰ درجہ کی تعلیم ہے اور پھر دوسرا معجزہ قرآن شریف کا اس کی عظیم الشان پیشگوئیاں ہیں چنانچہ سورہ فاتحہ اور سورہ تحریم اور سورہ نور میں کتنی بڑی عظیم الشان پیشگوئیاں ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مکی زندگی ساری پیشگوئیوں سے بھری ہوئی ہے ان پر اگر ایک دانشمند آدمی خدا سے خوف کھا کر غور کرے تو اسے معلوم ہوگا کہ کس قدر غیب کی خبریں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ملی ہیں کیا اس وقت جبکہ ساری قوم آپ کی مخالف تھی اور کوئی ہمدرد اور رفیق نہ تھا یہ کہنا کہ سَیُہۡزَمُ الۡجَمۡعُ وَیُوَلُّوۡنَ الدُّبُرَ (القمر:46) چھوٹی بات ہو سکتی تھی۔ اسباب کے لحاظ سے تو ایسا فتویٰ دیا جاتا تھا کہ ان کا خاتمہ ہو جاوے گا مگر آپ ایسی حالت میں اپنی کامیابی اور دشمنوں کی ذلت اور نامرادی کی پیشگوئیاں کر رہے (ہیں) اور آخر اسی طرح وقوع میں آتا ہے پھر تیرہ سو سال کے بعد قائم ہونے والے سلسلہ کی اور اس وقت کے آثار و علامات کی پیشگوئیاں کیسی عظیم الشان اور لانظیر ہیں دنیا کی کسی کتاب کی پیشگوئیوں کو پیش کرو کیا مسیح کی پیشگوئیاں ان کا مقابلہ کر سکتی ہیں جہاں صرف اتنا ہی ہے کہ زلزلے آئیں گے قحط پڑیں گے آندھیاں آئیں گی مرغ بانگ دے گا وغیرہ وغیرہ۔

اس قسم کی معمولی باتیں تو ہر ایک شخص کہہ سکتا ہے اور یہ حوادثات ہمیشہ ہی ہوتے رہتے ہیں پھر اس میں غیب گوئی کی قوت کہاں سے ثابت ہو۔ اس کے مقابلہ میں قرآن شریف کی پیشگوئی دیکھو الٓمّٓ۔ غُلِبَتِ الرُّوۡمُ۔ فِیۡۤ اَدۡنَی الۡاَرۡضِ وَہُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ غَلَبِہِمۡ سَیَغۡلِبُوۡنَ۔ فِیۡ بِضۡعِ سِنِیۡنَ لِلّٰہِ الۡاَمۡرُ مِنۡ قَبۡلُ وَمِنۡۢ بَعۡدُ وَیَوۡمَئِذٍ یَّفۡرَحُ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ (الروم:2تا5) میں اللہ بہت جاننے والا ہوں۔ رومی اپنی سرحد میں اہل فارس سے مغلوب ہو گئے ہیں اور بہت ہی جلد چند سال میں یقیناً غالب ہونے والے ہیں پہلے اور آئندہ آنے والے واقعات کا علم اور ان کے اسباب اللہ ہی کے ہاتھ ہیں جس دن رومی غالب ہوں گے وہی دن ہوگا جب مومن بھی خوشی کریں گے۔

اب غور کر کے دیکھو کہ ایسی حیرت انگیز اور جلیل القدر پیشگوئی ہے ایسے وقت میں یہ پیشگوئی کی گئی جب مسلمانوں کی کمزور اور ضعیف حالت خود خطرہ میں تھی نہ کوئی سامان تھا نہ طاقت تھی ایسی حالت میں مخالف کہتے تھے کہ یہ گروہ بہت جلد نیست و نابود ہو جائے گا مدت کی قید بھی اس میں لگا دی اور پھر یَوۡمَئِذٍ یَّفۡرَحُ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ کہہ کر دوہری پیشگوئی بنا دی یعنی جس روز رومی فارسیوں پر غالب آئیں گے اسی دن مسلمان بھی بامراد ہو کر خوش ہوں گے؛ چنانچہ جس طرح یہ پیش گوئی کی گئی تھی اسی طرح بدر کے روز یہ پوری ہوگئی ادھر رومی غالب ہوئے اور ادھر مسلمانوں کو فتح ہوئی۔ اسی طرح سورہ یوسف میں اٰیٰتٌ لِّلسَّآئِلِیۡنَ کہہ کر اس سارے قصہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بطور پیشگوئی بیان فرمایا ہے۔

غرض جہاں تک دیکھا جاوے قرآن شریف کی پیشگوئیاں بڑے اعلیٰ درجہ پر واقع ہوئی ہیں اور کوئی کتاب اس رنگ میں ان پیشگوئیوں کا مقابلہ نہیں کر سکتی کیونکہ یہ پیشگوئیاں یہی نہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی ہی میں پوری ہوگئی تھیں بلکہ ان کا سلسلہ برابر جاری ہے، چنانچہ بہت سی پیشگوئیاں تھیں جو اب پوری ہو رہی ہیں اور بہت ابھی باقی ہیں جو آئندہ پوری ہوں گی۔

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 381-383 ایڈیشن 2016ء)

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

☆آنحضرت کے زمانہ میں ایرانی لوگ مشرک تھے اور قیصر روم جو کہ عیسائی تھا در اصل موحد تھا اور مسیح کو ابن اللہ نہیں مانتا تھا۔ اور جب اس کے سامنے مسیح کا وہ ذکر جو قرآن میں درج ہے پیش کیا گیا تو اس نے کہا کہ میرے نزدیک مسیح کا درجہ اس سے ذرہ بھی زیادہ نہیں جو قرآن نے بتلایا ہے۔ حدیث میں بھی اس کی گواہی بخاری میں موجود ہے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ وہی کام ہے جو کہ توریت میں ہے اور اس کی حیثیت نبوت سے بڑھ کر نہیں ہے۔ اسی پر یہ آیت نازل ہوئی کہ الٓمّٓ۔ غُلِبَتِ الرُّوۡمُ۔ فِیۡۤ اَدۡنَی الۡاَرۡضِ وَہُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ غَلَبِہِمۡ سَیَغۡلِبُوۡنَ۔ فِیۡ بِضۡعِ سِنِیۡنَ لِلّٰہِ الۡاَمۡرُ مِنۡ قَبۡلُ وَمِنۡۢ بَعۡدُ وَیَوۡمَئِذٍ یَّفۡرَحُ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ (الروم:2تا5) یعنی روم اب مغلوب ہو گیا ہے مگر تھوڑے عرصہ میں (9 سال میں) پھر غالب ہو گا۔ عیسائی لوگ نہایت شرارت سے کہتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے دونوں طاقتوں کا اندازہ کر لیا تھا اور پھر فراست سے یہ پیشگوئی کر دی تھی۔

ہم کہتے ہیں کہ اسی طرح مسیح بھی بیماروں کو دیکھ کر اندازہ کر لیا کرتا تھا جو اچھے ہونے کے قابل نظر آتے تھے ان کا سلب امراض کر دیتا۔ اس طرح تو سارے معجزات ان کے ہاتھ سے جاتے ہیں۔

یَوۡمَئِذٍ یَّفۡرَحُ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ۔ اس دن مومنوں کو دو خوشیاں ہوں گی ایک تو جنگ بدر کی فتح دوسرے روم والی پیشگوئی کے پورا ہونے کی۔

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 298-299 ایڈیشن 2016ء)

(جاری ہے)

بقیہ: فرمان خلیفۂ وقت...... از صفحہ 1

کر نفل پڑھو۔ عبادت کرو۔ اللہ تعالیٰ کے وہ حق ادا کرو جو اللہ تعالیٰ کے حق ہیں۔ (بخاری کتاب الوتر باب ایقاظ النبی ﷺ اھلہ بالوتر حدیث 997) (سنن ابی داؤد کتاب الصلوٰۃ باب قیام اللیل حدیث 1308)

پھر آپ اپنے گھر والوں کے حق ادا کس طرح فرماتے تھے؟ وہ کام جو بیویوں کے کرنے والے تھے ان میں بھی آپ ان کا ہاتھ بٹاتے تھے۔ چنانچہ حضرت عائشہؓ ہی فرماتی ہیں کہ جتنا وقت آپ گھر پر ہوتے تھے گھر والوں کی مدد اور خدمت میں مصروف رہتے تھے یہاں تک کہ آپ کو نماز کا بلاوا آتا اور آپ مسجد تشریف لے جاتے۔ (صحیح البخاری کتاب الاذان باب من کان فی حاجۃ اھلہ ... الخ حدیث 676)

پس یہ ہے وہ اُسوہ جو ہم نے اپنانا ہے اور ہمیں اپنانا چاہئے۔ نہ کہ بیویوں سے ایسا سلوک جو ظلم کے مترادف ہو۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ کے گھریلو کاموں کی تفصیل بیان فرماتے ہوئے مزید فرماتی ہیں کہ اسی طرح آپ اپنے کپڑے بھی خود سی لیتے تھے۔ جوتے ٹانک لیا کرتے تھے۔ گھر کا ڈول وغیرہ مرمت کر لیا کرتے تھے۔ (عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری کتاب مواقیت الصلاۃ باب من کان فی حاجۃ اھلہ ... الخ حدیث 676 جلد 5 صفحہ 298 مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)

پس ان نمونوں کو سامنے رکھتے ہوئے بہت سے خاوندوں کو اپنا محاسبہ کرنا چاہئے اور اس پر توجہ دینی چاہئے کہ کیا ان کے گھروں میں یہ سلوک ہیں؟ یہ رویّے ہیں؟

(خطبہ جمعہ فرمودہ 19 مئی 2017 بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

آج کی دعا

رَبِّ اِنِّیۡ مَظۡلُوۡمٌ فَانۡتَصِرۡ فَسَحِّقۡھُمۡ تَسۡحِیۡقًا

(تذکرہ:470،ایڈیشن 1969)

ترجمہ: اے میرے رب! میں ستم رسیدہ ہوں، میری مدد فرما اور انہیں اچھی طرح پیس ڈال۔

یہ حضرت اقدس مرزا غلام احمد مسیح موعود علیہ السلام بانی سلسلہ احمدیہ کی نصرت الٰہی کے عطا کیے جانے کی الہامی دعا ہے۔

بہت پیارے آقا سیّدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں

اپریل 1903ء میں پھر یہ الہام ہے: رَبِّ اِنِّیۡ مَظۡلُوۡمٌ فَانۡتَصِرۡ فَسَحِّقۡھُمۡ تَسۡحِیۡقًا۔ اے میرے رب! میں ستم رسیدہ ہوں۔ میری مدد فرما اور انہیں اچھی طرح پیس ڈال۔

یہ دعا آج کل ہمیں ہر احمدی کو کرنی چاہئے۔ اس پر توجہ دیں۔

(خطبہ جمعہ 25 جولائی 2003ء، خطبات مسرور جلد 1 صفحہ:210)

مرسلہ: مریم رحمٰن

مولانا سید شمشاد احمد ناصر۔ امریکہ

تبلیغ میں پریس اور میڈیا سے کس طرح کام لیا جاسکتا ہے

ذاتی تجربات کی روشنی میں (قسط 38)

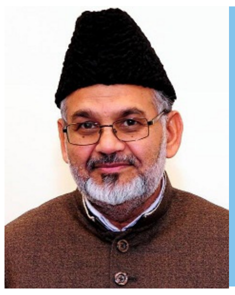

پاکستان ٹائمز کیلی فورنیا نے اپنی اشاعت 20 ستمبر 2007ء صفحہ 13 پر خاکسار کے مضمون بعنوان ’’رمضان المبارک اور قبولیت دعا‘‘ شائع کیا۔ اس کی تفصیل بھی وہی ہے جو اس سے پہلے دوسرے اخبار کے حوالہ سے گذر چکی ہے۔

انڈیا پوسٹ نے اپنی اشاعت 21 ستمبر 2007ء صفحہ 26 پر پورے صفحہ پر خاکسار کا مضمون انگریزی زبان میں شائع کیا جس کا عنوان ہے۔

How We Can Benefit From Ramadan

’’ہم رمضان المبارک سے کس طرح فائدہ اٹھا سکتے ہیں‘‘

اس کا انگریزی ترجمہ میں مونس چوہدری صاحب اور محمد عبدالغفار صاحب (امریکن) نے مدد کی تھی۔ فَجَزَاھُمُ اللّٰہُ اَحۡسَنَ الۡجَزَآء۔

وکٹرول ڈیلی پریس نے اپنی اشاعت 22 ستمبر 2007ء صفحہ B-6 پر خاکسار کا مضمون بعنوان

God’s Blessings During Ramadan

’’خدا تعالیٰ کی رمضان میں برکات کس طرح حاصل کی جاسکتی ہیں‘‘ انگریزی میں شائع کیا۔ اس مضمون کا متن بھی وہی ہے جو اس سے پہلے دوسرے اخبارات کے حوالہ سے گذر چکا ہے۔ مختلف شہروں میں مختلف کمیونٹیز میں ان کے اخبارات میں خدا تعالیٰ کے فضل سے اسلام کی خوبصورت تعلیم شائع کرائی جاتی رہی۔ فَالۡحَمۡدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ

دی سن نے اپنی اشاعت 22 ستمبر 2007ء صفحہ A-10 مذہب کے سیکشن میں خاکسار کا مضمون انگریزی میں بعنوان

During Month of Ramadan The Door of Paradise is Open

’’رمضان کے مہینہ میں اللہ تعالیٰ کی جنت کے دروازے کھل جاتے ہیں‘‘

یہ مضمون بھی وہی ہے کہ رمضان کی برکات، فضائل، قبولیت دعا اور رمضان المبارک کے ایام سے کس طرح فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے۔

اِن لینڈ ڈیلی بلٹن نے اپنی اشاعت 22 ستمبر صفحہ A-10 پر خاکسار کا مضمون انگریزی میں شائع کیا جس کا عنوان تھا۔

Muhammad Called Ramadan Blessed Month

یعنی محمد (ﷺ) نے رمضان کو بابرکت مہینہ قرار دیا ہے

یہ مضمون بھی وہی ہے جس میں رمضان کی برکات اور رمضان سے استفادہ کے طریق دیگر اخبارات میں لکھے گئے تھے۔ مضمون کے آخر میں نام کے ساتھ مسجد بیت الحمید کا نام، ایڈریس اور فون نمبر بھی درج ہے۔

ایشیاء ٹربیون نے اپنی اشاعت 26 ستمبر 2007ء میں تصاویر کے ساتھ نصف صفحہ سے زائد پر ہماری خبر اس شہ سرخی کے ساتھ شائع کی۔

’’مسجد بیت الحمید چینو میں ماہ رمضان کا پر جوش اہتمام‘‘

جن اچھے کاموں کی عادتیں ہمیں رمضان میں پڑتی ہیں، آیئے انہیں سارے سال پر پھیلائیں۔ امام شمشاد ناصر

اخبار نے لکھا ’’یہ مہینہ بلاوجہ بھوکے پیاسے رہنے کا نام نہیں‘‘ مسجد بیت الحمید کے امام سید شمشاد احمد ناصر نے درس دیتے ہوئے کہا۔ ’’دراصل اس مہینے کا مقصد یہ ہے کہ ہم ان لوگوں کی تکلیف محسوس کریں جو کئی کئی دنوں بھوکے اس وجہ سے رہتے ہیں کہ انہیں کچھ کھانے کو میسر نہیں ہوتا۔ اور یہ ہمارے لئے سوچنے کا مقام ہے۔‘‘

اخبار نے مزید لکھا دنیا کے ہر کونے میں مسلمان اس وقت رمضان کے بابرکت مہینے سے گذر رہے ہیں ساتھ ہی کیلیفورنیا میں بھی چینو اور گردونواح کے شہروں اورنج کونٹی، پومونا، انٹاریو اور ریور سائڈ سے سینکڑوں مسلمان روزہ افطار کرنے نمازیں پڑھنے اور ڈنر کے لئے مسجد بیت الحمید میں اکٹھے ہوتے ہیں۔

اخبار لکھتا ہے مسجد بیت الحمید میں ہر سال رمضان المبارک کے دوران افطار اور کھانے کا انتظام بھی کیا جاتا ہے جس میں ہر رنگ ونسل کے سینکڑوں مرد و خواتین اور بچے شامل ہوتے ہیں جن میں بعض اوقات مختلف چرچوں کے غیر مسلم دوست بھی شامل ہوتے ہیں۔ رمضان المبارک کے دوران روزانہ شام کو امام شمشاد ناصر درس دیتے ہیں ویک اینڈ پر چار سے ساڑھے چار صد تک اور ہفتہ کے دیگر دنوں میں ڈیڑھ سو سے دو صد تک حاضری ہوتی ہے۔ اخبار نے لکھا۔

رمضان المبارک کے پہلے عشرہ میں امام شمشاد ناصر نے اپنے درسوں میں سورۃ الفاتحہ کی تفسیر بیان کی۔ (اخبار نے یہاں پر مزید سورۃ فاتحہ کے نقاط بھی بیان کئے) اس کے بعد اخبار لکھتا ہے کہ درسوں کے دوسرے موضوعات میں عبادت کے طریقے اور ان کا اہتمام رمضان المبارک کی نیکیوں کو تمام سال پر پھیلانے اور رمضان میں بنی نوع انسان کی خاطر قربانیاں دینا بھی شامل ہے۔

امام شمشاد ناصر نے اپنے درسوں میں یہ بھی سمجھایا کہ جہاں روزے کا اثر انسان کے جسم پر ہوتا ہے وہاں نماز انسان کی روح پر اثر کرتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس بابرکت مہینہ میں ہمیں اللہ تعالیٰ کا زیادہ شکر بجالانا چاہیئے۔ خبر کے آخر پر مسجد بیت الحمید کا پتہ اور فون نمبر بھی اخبار نے مزید معلومات حاصل کرنے کے لئے لکھا۔ اخبار نے 4 تصاویر بھی شائع کیں۔ ایک میں خاکسار درس دے رہا ہے ایک میں مسجد میں سامعین درس سن رہے ہیں۔ ایک تصویر میں لوگ افطاری کر رہے ہیں اور ایک میں ڈنر کر رہے ہیں۔

العرب اخبار جو عربی اور انگریزی زبان میں لاس اینجلس سے شائع ہوتا ہے اور ایک بڑی تعداد عربوں کی اس اخبار کو پڑھتی ہے۔ اس کی 26 ستمبر 2007ء کی اشاعت میں صفحہ 30 پر انگریزی میں خاکسار کا مضمون رمضان المبارک کے حوالہ سے شائع ہوا جس کا عنوان ہے ’’رمضان المبارک سے کس طرح فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے‘‘

نفس مضمون وہی ہے جو دوسرے اخبارات میں شائع ہوا۔

پاکستان ٹائمز نے اپنی اشاعت 27 ستمبر 2007ء صفحہ 13 میں خاکسار کا مضمون ’’رمضان المبارک اور قبولیت دعا‘‘ کا دوسرا حصہ شائع کیا۔ اس کا نفس مضمون بھی وہی ہے جو اس سے قبل علاقہ کے دوسرے اخباروں میں تفصیل کے ساتھ شائع ہوا ہے۔

ہفت روزہ پاکستان ایکسپریس نے اپنی اشاعت 26 ستمبر 2007ء میں 4 تصاویر کے ساتھ ہماری یہ خبر شائع کی تھی۔

’’بیت الحمید چینو میں ماہ رمضان کا پر جوش اہتمام‘‘

اخبار نے تفصیل کے ساتھ مسجد بیت الحمید میں ماہ رمضان کی عبادات کا ذکر کیا اور روزانہ درس القرآن، نماز تراویح، پانچ نمازیں اور ڈنر اور افطار کا ذکر ہے۔ اور غیر مسلموں کے شامل ہونے کے بارے میں بھی لکھا ہے۔ ایک تصویر سامعین کی مسجد بیت الحمید میں درس القرآن سن رہے ہیں۔ ایک تصویر میں خاکسار درس القرآن دے رہا ہے۔ باقی 2 تصاویر میں احباب جماعت اور غیر مسلم دوست ڈنر کر رہے ہیں۔

انڈیا پوسٹ نے انگریزی میں اپنی اشاعت 28 ستمبر 2007ء میں صفحہ 22 پر نصف سے زائد صفحہ پر ہماری خبر اس عنوان سے دی۔

Muslims Observe Ramadan at Chino Mosque

اخبار نے تفصیل کے ساتھ مسجد بیت الحمید میں رمضان کی عبادات کا ذکر کیا ہے۔ خبر میں قریباً قریباً وہی کچھ بتایا گیا ہے جو اس سے قبل اردو میں باقی اخبارات نے خبر لکھی۔ اخبار نے یہ بات ہائی لائٹ کی کہ تمام دنیا میں مسلمان اس وقت رمضان کے بابرکت مہینہ سے گذر رہے ہیں اور چینو کی مسجد بیت الحمید میں علاقہ کے ارد گرد سے سینکڑوں لوگ روزانہ عبادات کے لئے جمع ہوتے ہیں۔

چینو چیمپئن نے اپنی اشاعت 29 ستمبر تا 5 اکتوبر 2007ء صفحہ A-8 پر ایک بڑی رنگین تصویر کے ساتھ ہماری خبر دی جس کا عنوان ہے۔

Observing Ramadan in Chino

’’چینو میں رمضان کا اہتمام‘‘

خبر میں مختصراً بتایا گیا ہے کہ چینو کی مسجد بیت الحمید میں رمضان کا اہتمام کیا جارہا ہے۔ عبادات کے ساتھ مسجد میں افطاری اور ڈنر کا بھی انتظام ہوتا ہے۔ امام شمشاد روزانہ خطبہ (درس) دیتے ہیں جس میں قرآن کریم کی تعلیمات بیان کی جاتی ہیں۔

ایشیاء ٹربیون نے اپنی اشاعت 3 اکتوبر 2007ء صفحہ 5، نصف سے زائد صفحہ پر خاکسار کا مضمون بعنوان ’’جمعۃ الوداع یا جمعۃ الاستقبال‘‘ خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا۔

اس مضمون میں خاکسار نے جمعہ کی فرضیت و اہمیت قرآن کریم کی سورۃ جمعہ کی روشنی میں بیان کی۔ احادیث نبویہؐ سے جمعہ کی اہمیت و ثواب بیان کیا۔ اس ضمن میں 6 احادیث درج کی گئی ہیں۔

جمعہ کی نماز ترک کرنے پر حدیث نبویؐ میں انذار۔ یہ حدیث درج کی گئی ہے جس میں آپ ﷺ نے فرمایا ’’لوگ جمعہ کی نماز کو ترک کرنے سے باز آجائیں ورنہ اللہ تعالیٰ ان کے دلوں پر مہر لگا دے گا اور ان کا شمار غافلوں میں ہوگا۔‘‘

ایک اور حدیث میں آنحضرت ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے کہ وہ لوگ جو جمعہ سے پیچھے رہ جاتے ہیں ان کے لئے میں نے ارادہ کیا کہ میں کسی شخص کو حکم دوں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائے۔ پھر ان لوگوں کو جو جمعہ سے پیچھے رہ گئے ہیں گھروں سمیت جلا دوں۔

اس کے بعد خاکسار نے جمعۃ الوداع یا جمعۃ الاستقبال کے عنوان سے لکھا کہ ہر جمعہ ہی اہمیت والا ہے۔ سال کے 12 مہینوں کے تمام جمعوں کی

برکات ہیں۔ اس لئے جمعۃ الوداع کا کوئی تصور نہیں۔ بلکہ لوگ جو اس جمعہ میں حاضر ہوتے ہیں انہیں چاہئے کہ وہ اس جمعہ کو جمعۃ الاستقبال بنا دیں اور آئندہ عہد کریں کہ تمام جمعوں کو ادا کیا کریں گے۔مضمون کے آخر میں خاکسار نے یہ حدیث نبوی ﷺ درج کی ہے۔

’’اللہ سے ڈرو اور پانچ وقت کی نماز پڑھو، ایک مہینے روزے رکھو، اور اپنے اموال کی زکوٰۃ دو اور جب میں کوئی حکم دوں تو اس کی اطاعت کرو۔ اگر تم ایسا کرو گے تو اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ گے‘‘

مضمون کے آخر میں مسجد بیت الحمید کا پتہ اور فون نمبر درج ہے۔

ہفت روزہ پاکستان پوسٹ نے اپنی اشاعت 4 تا 10 اکتوبر 2007ء پر خاکسار کا مضمون بعنوان ’’رمضان المبارک اور عید کا پیغام‘‘ خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔ اس مضمون میں خاکسار نے عید کے حوالے سے زیادہ باتیں لکھی ہیں۔ اسلامی تہوار کیا ہوتا ہے۔عید کی خوشی کیسے منانی چاہئے۔عید الفطر کا کیا مقصد ہے۔عید کی تکبیرات خطبہ عید کی اہمیت اور جو سبق رمضان سے حاصل کیا ہے اسے باقی سال کے دنوں میں بھی اپنے اوپر لاگو کرنا چاہئے اور خاص طور پر اس بات کی طرف توجہ دلائی ہے۔ کہ جس طرح رمضان میں لوگ نمازوں کے لئے مسجد آتے تھے۔ رمضان کے بعد بھی نمازوں کے لئے مسجد میں آنا چاہئے۔ آنحضرت ﷺ کی یہ حدیث بھی نقل کی ہے کہ مومن مسجد میں اس طرح ہے جس طرح مچھلی پانی میں۔ اور قیامت کے دن اس شخص پر اللہ کی رحمت کا سایہ ہوگا جس کا دل مسجد میں اٹکا رہتا ہے۔

ڈیلی بلٹن نے اپنی اشاعت 5 اکتوبر 2007ء صفحہ 5 پر سٹی نیوز سیکشن میں ہماری اس عنوان سے خبر دی۔

Mosque Marks Ramadan

’’مسجد میں رمضان کا اہتمام اور عبادات‘‘

اخبار نے لکھا ہے کہ مسلمان اس وقت رمضان المبارک کے بابرکت مہینے سے گذر رہے ہیں اور انہیں میں سے یہاں پر چند شہروں (چینو، لاس اینجلس، ریور سائڈ، اورنج کونٹی) وغیرہ سے سینکڑوں مسلمان مسجد بیت الحمید میں روزانہ اکٹھے ہو کر رمضان میں عبادات بجالاتے ہیں اور اکٹھے ڈنر کرتے ہیں۔ امام شمشاد نے کہا کہ اس مہینہ کا مقصد بلاوجہ بھوکا پیاسا رہنا نہیں ہے بلکہ اس مہینہ میں دوسروں کے ساتھ ہمدردی کرنی چاہئے اور ان کی مدد کرنی چاہئے۔ رمضان یہی سبق سکھانے کے لئے آتا ہے۔ غرباء کو بعض اوقات کھانا بھی میسر نہیں ہوتا۔ اس تکلیف کا احساس رکھنا چاہئے۔

اخبار لکھتا ہے مسجد بیت الحمید میں ہر سال رمضان کے مہینہ میں سب کے لئے افطاری اور ڈنر کا انتظام ہوتا ہے۔ بلکہ غیر مسلم بھی اس میں شامل ہوتے ہیں۔ اخبار نے ایک تصویر بھی دی ہے جس میں خاکسار درس دے رہا ہے۔

پاکستان ایکسپریس نے اپنی اشاعت 5 اکتوبر 2007ء صفحہ 5 پر خاکسار کا مضمون خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔مضمون کا عنوان ہے’’رمضان المبارک اور عید کا پیغام‘‘ اس مضمون کا متن قریباً وہی ہے جس کا ذکر پہلے گذر چکا ہے۔

پاکستان ایکسپریس نے اپنی اشاعت 12 اکتوبر 2007ء صفحہ 3 پر خاکسار کی تصویر کے ساتھ یہ مضمون شائع کیا ہے جس کا عنوان ہے۔’’رمضان المبارک کا پیغام اور جاری و ساری برکات‘‘ خاکسار نے اس مضمون میں اس طرف توجہ دلائی کہ رمضان کے اختتام پر ہر شخص کو کوشش کرنی چاہئے کہ ان نیکیوں کو زندہ رکھے جو اس نے رمضان میں کی ہیں۔ اور جب شیطان کو رمضان میں جکڑا ہے تو اسے اب کھولیں نہیں جکڑا ہی رہنے دیں کیونکہ وہ دشمن ہے۔ خاکسار نے رمضان المبارک جو پیغام لے کر آیا تھا اسے دہرایا ہے۔یعنی رمضان کا پہلا پیغام تقویٰ حاصل کرنا تھا۔ اب رمضان کے بعد تقویٰ میں مزید ترقی کرتے چلے جائیں۔ اس ضمن میں حضرت اقدس مسیح موعودؑ کا یہ حوالہ نقل کیا ہے۔’’ہمیشہ دیکھنا چاہئے کہ ہم نے تقویٰ و طہارت میں کہاں تک ترقی کی ہے؟ اس کا معیار قرآن ہے……!‘‘

پھر رمضان کا ایک اور پیغام لکھا ہے’’اِنِّیْ قَرِیْبٌ‘‘ کی صدا سے فائدہ اٹھائیں۔یعنی اب بھی دعائیں کریں۔ اس ضمن میں خاکسار نے حضرت مسیح موعودؑ کی یہ دعا بھی اس مضمون میں درج کی ہوئی ہے۔

’’اے رب العالمین! تیرے احسانوں کا میں شکر ادا نہیں کر سکتا، تو نہایت ہی رحیم و کریم ہے اور تیرے بے غایت مجھ پر احسان ہیں۔ میرے گناہ بخش تا میں ہلاک نہ ہو جاؤں، میرے دل میں خالص اپنی محبت ڈال تا کہ مجھے زندگی حاصل ہو اور میری پردہ پوشی فرما۔ اور مجھ سے ایسے عمل کرا جس سے تو راضی ہو جائے، میں تیرے وجہ کریم کے ساتھ اس بات سے بھی پناہ مانگتا ہوں کہ تیرا غضب مجھ پر وارد ہو۔ رحم فرما، رحم فرما، رحم فرما اور دنیا و آخرت کی بلاؤں سے مجھے بچا کہ ہر ایک فضل و کرم تیرے ہی ہاتھ میں ہے۔‘‘

پاکستان پوسٹ نے اپنی ایک اشاعت 11 تا 17 اکتوبر 2007ء صفحہ 13 پر خاکسار کا مضمون ’’رمضان المبارک کی جاری و ساری برکات‘‘ خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا۔نفس مضمون بالکل وہی ہے جو اوپر گذر چکا ہے۔

الاخبار نے اپنی اشاعت 12 اکتوبر 2007ء صفحہ 12 پر خاکسار کا مضمون عربی زبان میں بعنوان ’’شهر رمضان المبارك و عيد الفطر سعيد‘‘مع خاکسار کی تصویر کے شائع کیا۔

اس مضمون میں خاکسار نے رمضان المبارک کی برکات کو بعد رمضان جاری رکھنے اور عید الفطر کے مسائل بیان کئے ہیں۔

پاکستان جرنل نے اپنی 19 اکتوبر 2007ء کی اشاعت میں خاکسار کا مضمون ’’رمضان المبارک کی جاری و ساری برکات‘‘ کو تفصیل کے ساتھ شائع کیا ہے۔نفس مضمون وہی ہے جو اس سے قبل دوسرے اخبارات کے ضمن میں گذر چکا ہے۔

پاکستان ایکسپریس نے اپنی اشاعت 19 اکتوبر 2007ء صفحہ 7 پر ہماری یہ خبر 6 تصاویر کے ساتھ شائع کی۔

’’مسجد بیت الحمید میں عید الفطر جوش اور جذبے سے منائی گئی‘‘

اخبار نے لکھا کہ گردونواح کے سینکڑوں افراد مسجد بیت الحمید میں عید منانے کے لئے اور خدا تعالیٰ کی وحدانیت، بزرگی اور بڑائی بیان کرنے کے لئے جمع ہوئے۔ نماز کی امامت امام سید شمشاد ناصر نے کرائی اور خطبہ عید دیا۔جس میں انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ اپنے پیار محبت اور امن کے دعویٰ کو اصلی اور واقعاتی مثالوں میں ڈھالیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ رمضان ایک روحانی ریفریشر کورس تھا جس میں احکام خداوندی یاد کرائے جاتے ہیں اور اس کا پہلا سبق یہ ہے کہ انسان خدا کے لئے جائز چیزوں کو بھی چھوڑ دے۔ امام شمشاد نے کہا کہ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی سے ہی دنیا میں امن قائم ہو سکتا ہے۔ حقوق العباد کے حوالہ سے غرباء کی حاجات کو پورا کرنے کا اسی طرح خیال رکھنا چاہئے جیسا کہ رمضان میں کیا ہے۔ امام شمشاد نے مزید کہا کہ ہمیں اپنی زبان کی حفاظت کرتے ہوئے چغلی، غیبت خوری اور گالی گلوچ سے بھی بچنا چاہئے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ انسانی تعلقات میں سب سے اہمیت والا رشتہ میاں بیوی کا رشتہ ہے جس پر تمام معاشرے کے اخلاقی معیار کا دارومدار ہے۔ اس لئے میاں بیوی کو ایک دوسرے کی ذمہ داریاں ادا کرنی چاہئیں۔ انہوں نے بتایا کہ ہمیں بدعتوں اور بدرسومات سے پرہیز کرتے ہوئے اسلام کی تعلیم پر کاربند ہونا چاہئے جس کا اعلیٰ نمونہ محمد مصطفیٰ ﷺ نے پیش فرمایا ہے۔

ہفت روزہ پاکستان پوسٹ نے اپنی اشاعت 15 تا 21 نومبر 2007ء صفحہ 9 پر خاکسار کا ایک مضمون بعنوان ’’وطن عزیز کی پکار، دعا، دعا، دعا‘‘ خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا۔ خاکسار نے اس مضمون میں لکھا۔ ان دنوں میرا وطن عزیز پاکستان بہت سی مشکلات سے دوچار ہے۔ کہیں سیاسی ہنگامہ آرائی ہے تو کہیں مذہبی، انسانی خون کافی سستا ہے، دل غم میں ڈوب کر خون کے آنسو روتا ہے اور گھبرا کر یہ کہہ اٹھتا ہے کہ میں وطن عزیز کے لئے کیا کروں؟

میں کوئی سیاسی آدمی یا سیاسی لیڈر نہیں ہوں۔ نہ ہی سیاسی طور پر میرے پاس کوئی حل ہے۔ میرا خیال تو آنحضرت ﷺ کی ایک حدیث کی طرف گیا جس میں ارشاد ہے۔ حُبُّ الوَطَنِ مِنَ الاِیْمَانِ کہ وطن سے محبت ایمان کا جز ہے۔

وطن سے کس قسم کی محبت اور کس طرح کی جائے؟ ہر شخص کے دل میں یہ سوال اٹھتا ہے۔ حالانکہ ہر شخص وطن سے محبت کا دعوے دار ہے۔ ہر ایک سیاسی اور مذہبی دعوے دار جو کچھ بھی کر رہا ہے وہ یہی کہتا ہے کہ ملک سے محبت کا تقاضا ہے۔ ایک سیاسی شخصیت ان دنوں پاکستان آئی اور سیاسی جلوس میں 150 جانیں ضائع گئیں، لقمہ اجل بن گئیں۔ آئے دن کہیں نہ کہیں بم پھٹ جاتا ہے۔ اور غریب عوام، نہتے معصوم اپنی جان گنوا بیٹھتے ہیں۔ ادھر مذہب اسلام کا پرچار کرنے والے بھی سیاست میں کودے ہوتے ہیں اور جب کچھ اور نہیں بن پڑتا تو ایک دوسرے کو کافر قرار دے دیں گے۔شیعہ، سنی فساد، مساجد میں بے دریغ قتل و غارت، پھر رمضان کے دنوں میں مہنگائی بھی آسمان کو چھو رہی ہے، یہ سب کچھ اسلام کے نام پر ہوتا ہے!

سچ بتائیں کیا یہی مسلمانی ہے؟ ایسے لوگوں کے لئے علامہ اقبال نے نہیں کہا تھا:

یہ مسلماں ہیں جنہیں دیکھ کے شرمائیں یہود

وطن عزیز کو مادر وطن بھی کہا جاتا ہے۔ کیا ماں کے ساتھ انسان ایسا ہی سلوک کرتا ہے حالانکہ ماں کا وجود تو جنت کا ضامن ہے۔ آپ نے تو ماں کو جہنم میں جھونک دیا ہے اور تلاش جنت کی کر رہے ہیں!

پس اے سننے والو سنو! اے سوچنے والو! اے مدبرو! اے سیاسی لیڈرو! اے مذہبی راہنماؤ! کچھ تو خود بھی خدا کا خوف کرو اور لوگوں کو بھی اس خوف خدا کی طرف توجہ دلاؤ۔

میرا وطن پکار پکار کر اعلان کر رہا ہے کہ مجھے بچاؤ۔ مجھے بچاؤ۔ اور میرے پاس اس کے سوا کوئی اور حل نہیں کہ میں کہوں اے غمگسارو! اے وطن کو ماں جاننے والو! ماں کے قدموں میں جنت تلاش کرو۔ اس کے لئے دعا کرو۔ دعا کرو۔ دعا کرو۔

خاکسار نے پاکستانی TV چینلز کے حوالہ سے لکھا کہ میں تو جب بھی TV دیکھتا ہوں عقل حیران رہ جاتی ہے کہ وطن عزیز میں کیا کچھ ہو رہا ہے۔ بموں کے دھماکے سے کون مارے جارہے ہیں کن لوگوں کے ٹکڑے

اڑائے جا رہے ہیں۔ کیا یہ سب مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں؟ انہی امور کی وجہ سے مسلمانوں کو دہشت گرد بنایا جا رہا ہے۔

ہم مسلمان کہیں ایک دوسرے پر غلاظت اچھالتے ہیں۔ ایک دوسرے کا خون بہانے میں دریغ نہیں کرتے بلکہ مسلمانوں کا خون بہانا ہی عین اسلام سمجھتے ہیں۔ مضمون کے آخر میں خاکسار نے پریس اور میڈیا سے درخواست کی ہے کہ لوگوں کو شعور عطا کریں۔ تعصب کی پٹی دور کرنے کی دوائیں دیں اور آپس میں پیار محبت کا درس دیں اور وہ مادر وطن جس کو لاکھوں جانوں کے نذرانے دے کر حاصل کیا گیا ہے اس کی حفاظت کریں۔ آخر میں مسجد بیت الحمید کا نام اور ایڈریس اور فون نمبر بھی درج ہے۔

الاخبار نے اپنے عربی سیکشن میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ایک خطبہ جمعہ کا خلاصہ پون صفحہ پر حضور انور کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔ خطبہ کا عنوان ہے۔ ’’اھمیۃ صلوٰۃ الجمعۃ‘‘ جمعہ کی نماز کی اہمیت

یہ خطبہ جمعہ حضور انور نے 12 اکتوبر 2007ء کو مسجد بیت الفتوح برطانیہ میں ارشاد فرمایا تھا۔ اخبار نے حضور انور کے خطبہ جمعہ کے حوالہ سے لکھا:

امام جماعت احمدیہ مسلمہ کے روحانی پیشوا مرزا مسرور احمد نے خطبہ جمعہ کی اہمیت بیان کرتے ہوئے سورۃ الجمعۃ کی آیات 9 تا 11 تلاوت فرمائیں۔

اخبار لکھتا ہے کہ امام نے بتایا کہ دنیا کے مختلف ممالک میں مسلمان رمضان کے آخری جمعہ میں کثرت سے حاضر ہوتے ہیں اور ان کے خیال میں اس جمعہ میں حاضر ہونے سے سابقہ سارے گناہ بخشے جاتے ہیں جس کے بعد انہیں پھر کسی اور چیز کی ضرورت نہیں رہتی۔ اور وہ سارا سال نماز جمعہ سے غفلت برتتے ہیں، حالانکہ اسلام میں ایسا کوئی تصور جمعۃ الوداع کے بارے میں نہیں ہے۔ یہ انتہائی غلط تصور ہے۔ اللہ تعالیٰ کا بہت شکر اور احسان ہے کہ ہم جو احمدی ہیں اس بدعت سے عموماً بچے ہوئے ہیں۔

آپ نے اس ضمن میں آنحضرت ﷺ کی یہ حدیث سنائی کہ آپ نے فرمایا ہے کہ اگر انسان کبائر گناہ سے بچے تو پانچ نمازیں، ایک جمعہ سے دوسرا جمعہ اور رمضان سے اگلا رمضان ان دونوں کے درمیان ہونے والی لغزشوں کا کفارہ بن جاتا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جب تم جمعہ کی نماز ادا کر چکو تو بے شک اپنے کاروبار میں اور تجارتوں میں مصروف ہوجاؤ۔ اس میں اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے فضل رکھ دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ اے نبی ﷺ! اللہ کے حکم کی طرف بلانے پر تیری آواز پر جو لوگ کان نہیں دھرتے تو ایسے لوگ منافق ہیں۔ فرمایا کہ بعض مسلمان صرف اس جمعہ کو یا عید پر ہی حاضر ہوتے ہیں اور بقیہ نمازوں سے غفلت برتتے ہیں اور خدا تعالیٰ کی مغفرت اور برکتوں سے اپنے آپ کو محروم رکھتے ہیں۔

اخبار لکھتا ہے کہ اس ضمن میں امام مرزا مسرور احمد صاحب نے بہت ساری احادیث بھی خطبہ جمعہ میں سنائیں جن میں جمعہ کی اہمیت بیان کی گئی تھی۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ صلوٰۃ جمعہ کی ادائیگی کے لئے کوشش کرنی چاہیئے۔ اور خدا تعالیٰ کی رحمت اور مغفرت کو طلب کرتے رہنا چاہیئے۔

فرمایا: ایک احمدی کو اس لحاظ سے بھی اس جمعہ کی اہمیت کو مدنظر رکھنا چاہیئے کہ یہ زمانہ جس میں سے ہم گذر رہے ہیں آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی کے مطابق اور اللہ تعالیٰ کے احکام کے مطابق جو اس سورۃ الجمعۃ میں بیان ہوئے ہیں۔ یہ زمانہ حضرت مسیح موعودؑ کا زمانہ ہے۔ اس سورۃ میں وَاٰخَرِیۡنَ مِنۡھُمۡ لَمَّا یَلۡحَقُوۡا بِھِمۡ کا اعلان بھی ہے کہ ایک دوسری قوم بھی ہے جن میں وہ اسے بھیجے گا۔ جو ابھی تک ان سے نہیں ملی۔ پس اس میں آنحضرت ﷺ کے عاشق صادق کے بھیجے کی خوشخبری ہے۔ جس نے ایک جماعت بنانے کے لئے مسلمانوں کو جمع کرنے کے لئے انہیں جمعہ کی اہمیت کا احساس دلانے کے لئے آواز دینی تھی۔ جو مبعوث ہوا اور اس نے آواز دی اور ہم خوش قسمت ہیں کہ ہم نے اس کو مانا۔

فرمایا اس زمانے میں ایک احمدی کی ذمہ داریاں بہت بڑھی ہوتی ہیں۔ ایک امانت جو ہمارے سپرد ہے ایک عہد جو ہم نے کیا ہے اس کا حق ادا کرنا ہے۔ اور حق یہ ہے کہ یہ حق بغیر دعا اور بغیر اللہ تعالیٰ کے فضل سے حاصل نہیں ہوسکتا۔ اس لئے ہم اللہ تعالیٰ سے اپنی نسلوں کے اس مضبوط تعلق کی دعا مانگیں کہ وہ دین جو اللہ تعالیٰ کا آخری دین ہے اس پر قائم رہنے اس پر اپنی نسلوں کو قائم رکھنے اور اس کے پھیلانے میں ہمارا بھی کردار ہو۔ اور ہم حقیقت میں جمعہ کا حق ادا کرنے والے ہوں۔ ہم حقیقت میں اس مقصد کو پورا کرنے والے ہوں جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کو مبعوث فرمایا تھا۔

اگر ہم نے اپنے اعمال میں بھی ان بزرگوں کے نقش قدم پر چلتے ہوئے پاک تبدیلیاں پیدا نہ کیں تو یہ بہت فکر کا مقام ہے۔ اور اس کی طرف بہت توجہ کی ضرورت ہے۔ آپ نے مزید فرمایا کہ آنحضرت ﷺ کے جھنڈے تلے آنے کا انقلاب تو آنا ہی ہے۔ انشاء اللہ کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے۔ ہمیں اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہوئے شعائر اللہ کی حفاظت کرتے ہوئے اس انقلاب کا حصہ بننا ہے۔

حضور نے مزید فرمایا: حضرت مسیح موعودؑ نے ایسے وقت کی ایجادات کا ذکر فرمایا ہے کہ ’’جس قدر آئے دن نئی ایجادیں ہوتی جاتی ہیں اسی قدر عظمت کے ساتھ مسیح موعود کے زمانہ کی تصدیق ہوتی جاتی ہے‘‘۔

فرمایا آج دیکھیں سیٹلائیٹ، ٹیلی ویژن اور انٹرنیٹ نے اس میں مزید وسعت پیدا کر دی ہے اور اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کی تائیدات کے طور پر MTA اور انٹرنیٹ بھی آپ کو مہیا فرما دیا ہے۔

جس کے ذریعے سے تبلیغ کا کام ہونا چاہیئے یہ سب دین واحد پر جمع کرنے کے سامان ہیں۔ فرمایا پس یہ جمعہ جو دائمی برکات کا حامل ہے اللہ تعالیٰ ہمیں اسے دیکھنے اور پانے کی توفیق دے۔ ہماری کمزوریوں اور کوتاہیوں کو معاف فرمائے۔ آمین

الاخبار کے اس حصہ پر جہاں حضور انور کے خطبہ جمعہ کا خلاصہ ہے۔ ایک طرف مسجد بیت الحمید کی تصویر بھی ہے اور اس کے ساتھ ہی عربی میں معلومات بھی لوگوں کے لئے مہیا کی گئی ہیں۔ مثلاً بیت الحمید میں پانچوں نمازوں کا اہتمام، درس، کلاسز، مسجد کا ایڈریس، فون نمبرز کے علاوہ عربی زبان میں جو کتب میسر ہیں ان کے نام بھی درج ہیں۔ جیسے تفسیر کبیر، اسراء و معراج کی حقیقت، القول الصریح فی ظھور المھدی، مذہب کے نام پر خون، درثمین (عربی)، مسلمانوں کے سنہری کارنامے وغیرہ

پاکستان ایکسپریس کی اشاعت 16 نومبر میں خاکسار کا مضمون بعنوان ’’وطن عزیز کی پکار...... دعا، دعا، دعا‘‘ خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع ہوا ہے۔ اس کی تفصیل پہلے اخبار میں گذر چکی ہے۔ مضمون وہی ہے۔

ایشیاء ٹربیون نے اپنی اشاعت 21 نومبر 2007ء صفحہ 5 پر خاکسار کا مضمون بعنوان ’’وطن عزیز کی پکار۔ دعا، دعا، دعا‘‘ خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا۔ نفس مضمون وہی ہے جو اوپر گذر چکا ہے۔

انڈیا پوسٹ نے اپنی اشاعت 23 نومبر 2007ء صفحہ 26 پر قریباً پورے صفحہ پر ہماری خبر شائع کی ہے جس کا عنوان ہے۔

Waqfe Nau Holds Regional Convention

یعنی ’’وقف نو‘‘ اپنا اجتماع کرتے ہیں۔

اخبار نے تین تصاویر بھی شائع کی ہیں ایک تصویر اجتماعی گروپ کی ہے جس میں کرسیوں پر بیٹھے ہوئے رضوان جٹالہ صاحب، مونس چوہدری صاحب، عاصم انصاری صاحب (صدر جماعت) حافظ سمیع اللہ صاحب نیشنل سیکرٹری وقف نو امریکہ، ڈاکٹر حمید الرحمان صاحب (صدر جماعت) خاکسار سید شمشاد ناصر مربی سلسلہ، عمران جٹالہ صاحب، ریجنل سیکرٹری وقف نو، اسماعیل ڈار صاحب برادر علیم، ناصر نور صاحب (موجودہ صدر جماعت لاس اینجلس) رانا اقبال صاحب، منیر احمد صاحب، اس کے علاوہ بچے جو وقف نو اجتماع میں شامل تھے۔

دوسری تصویر میں عاصم انصاری صاحب تقریر کر رہے ہیں۔ اور ہیڈ ٹیبل پر حافظ سمیع اللہ صاحب، ڈاکٹر حمید الرحمان اور خاکسار بیٹھے ہیں۔

تیسری تصویر میں خاکسار سید شمشاد ناصر تقریر کر رہا ہے۔

اخبار نے اجتماع کی جو خبر شائع کی ہے۔ احمدیہ مسلم کمیونٹی نے وقف نو کا اپنا ایک روزہ سالانہ اجتماع 10 نومبر کو منعقد کیا جس میں قریباً 75 کی حاضری تھی جن میں بچے اور والدین شامل ہوئے تھے۔ اس اجتماع میں نیشنل سیکرٹری وقف نو امریکہ نیو جرسی سے تشریف لائے تھے۔ اور اس کا اہتمام و انتظام ریجنل سیکرٹری وقف نو عمران جٹالہ صاحب نے کیا۔ اخبار نے لکھا کہ وقف نو کی سکیم 1987ء میں شروع ہوئی تھی جس کا مقصد یہ تھا کہ والدین اپنے بچے کی پیدائش سے قبل ہی انہیں خدمت اسلام کے لئے وقف کریں اور اس وقت (2007ء تک) دنیا میں 26 ہزار سے زائد وقف نو میں بچے اور بچیاں شامل ہوچکی تھیں۔ یہ اسی اصول پر ہے جس کا ذکر قرآن مجید میں حضرت مریم کے بارے میں کرتا ہے (3:36)۔ یہ ایک روزہ اجتماع جو ساؤتھ ویسٹ ریجن کا تھا لاس اینجلس کے ایک شہر اپ لینڈ میں ہوا۔ والدین اپنے بچوں کو اجتماع میں شامل کرنے کے لئے لائے تھے۔ جس کا ایک مقصد ان کی تربیت اور ایک دوسرے کے ساتھ واقفیت اور جان پہچان بھی تھی۔ اپ لینڈ کے صدر جماعت عاصم انصاری نے اس موقعہ پر تمام اجتماع کے شرکاء کو خوش آمدید کہا۔ جن بچوں نے تقاریر کیں انہوں نے خدمت انسانیت کے حوالہ سے بات کی اور مستقبل میں اپنی خدمات کا عزم کیا۔ اجتماع کے اختتام پر امام شمشاد ناصر آف مسجد بیت الحمید نے شرکاء، والدین اور بچوں کو ’’وقف نو‘‘ کے بارے میں بتایا کہ آپ خوش قسمت ہیں جنہوں نے اپنے بچے خدمت دین اور خدمت انسانیت کے لئے وقف کئے۔ امام شمشاد نے بچوں کو ان پر مستقبل میں پڑنے والی ذمہ داریوں سے آگاہ کیا۔ حافظ سمیع اللہ صاحب نیشنل سیکرٹری وقف نو نے بھی اجتماع سے خطاب کیا۔ اجتماع کا اختتام ڈاکٹر حمید الرحمان صاحب کی دعا سے ہوا۔

چینو چیمپئن نے اپنی اشاعت 24 تا 30 نومبر 2007ء صفحہ B-3 پر اس عنوان سے ہماری خبر دی۔

Group Holds Regional Convention

’’گروپ ریجنل اجتماع کرتا ہے‘‘

اس خبر میں وقف نو کے ایک روزہ سالانہ اجتماع کے بارے میں خبر ہے جس کی تفصیل اوپر گذر چکی ہے۔

(باقی آئندہ بدھ ان شاء اللہ)

طیبہ مبارکہ رضوان۔ ناروے

خوف سے امن کا سفر

اس دنیا میں لوگ مختلف قسم کے خوفوں کا شکار ہوتے ہیں ۔ ان میں بڑے خوف جو بیان کیے جاتے ہیں وہ یہ ہیں بیماری کا خوف، بڑھاپے کا خوف، موت کا خوف، بھوک اور غربت کا خوف، بے عزتی اور ذلت کا خوف، کسی کی محبت کھو دینے کا خوف، اور اس کے علاوہ بھی چھوٹے بڑے بہت سے خوف۔ ایک بہت ہی عام خوف یہ بھی ہوتا ہے کہ ’’لوگ کیا کہیں گے‘‘۔ پھر آجکل کے حالات میں جنگ کے خطرہ اور خوف سے بھی دنیا دوچار ہے۔خوف کے کیا محرکات ہیں، اس کے نقصانات اور اس سے نجات کیسے ممکن ہے میں اپنے مضمون میں بیان کرنے کی کوشش کروں گی۔

خوف دراصل انسان کی کامیابی کے راستے کی بہت بڑی رکاوٹ ہے۔ یہ انسان کی کارکردگی کو محدود کر دیتا ہے اور اسکی تخلیقی صلاحیتوں کا دشمن ہے۔خوف اور خطرے میں فرق یہ ہے کہ خطرہ واقعی درپیش ہوسکتا ہے اور اس سے بچنے کے لئے مناسب حکمت عملی اختیار کرنا ضروری ہے لیکن خوف ایک خیالی اور تصوراتی چیز ہے جو انسان کی نفسیات پر طاری ہوتا ہے۔ اگرخوف حد سے بڑھ جائے تو یہ مختلف ذہنی بیماریوں مثلاً obsession میں تبدیل ہوسکتا ہے۔ Obsession کا مطلب یہ ہے کہ انسان کی سوچ صرف ایک جگہ آکر اٹک جاتی ہے اور انسان کی روز مرہ کی زندگی پر اثر انداز ہوتی ہے۔بعض خوف نفسیاتی بیماریوں کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں اور ان پر نفسیاتی طریقہ علاج سے بھی قابو پایا جاسکتا ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ پیدائشی طور پر صرف تین خوف انسان کی جبلت میں موجود ہوتے ہیں اور وہ بلند آوازوں کا خوف، بلندی سے گرنے کا خوف ، اور سانس بند ہونے کا خوف ہیں۔ ان کے علاوہ باقی تمام خوف اردگرد کے لوگ، معاشرہ اور دنیا کے یا ہمارے خود کے پیدا کردہ ہوتے ہیں۔ بچپن میں بچوں کو ڈرانے کے لئے مائیں کچھ خوف پیدا کرتی ہیں۔ میڈیا سے بھی ہم بہت سے خوف لیتے ہیں۔خوف کے دیگر محرکات میں جرم و گناہ اور کم علمی ہے۔ جرم کرکے انسان خوف کا شکار رہتا ہے۔ دینی و دنیوی علوم سیکھنے سے خوف کم ہوتا جاتا ہے۔علم بڑھانے کے لئے کوشش کے ساتھ ساتھ علم نافع میں اضافے کی دعائیں بھی کرتے رہنا چاہیئے۔خوف کا ایک تعلق دنیا اور اس سے جڑی خواہشات کے ساتھ بھی ہے۔ جب ہم اپنے دنیاوی رشتوں کی محبت میں حد اعتدال سے آگے نکل جائیں تو ان سے بچھڑنے کا خوف بڑھ جائے گا۔ اسی طرح مال و دولت سے حد سے زیادہ محبت کریں گے تو اس کے کھونے کا بھی ڈر لگا رہے گا۔ اگر انسان اللہ کی رضا پر راضی ہوجائے تو انسان خوف کا شکار نہیں ہوتا۔ اصل بات یہ ہے کہ مخلوق کی بجائے خالق کا خوف اس کی قربت اور محبت کا باعث ہوتا ہے جو تمام خوفوں سے نجات دیتا ہے۔ اگر چیزوں کے خالق اور مالک کے ساتھ انسان کی دوستی اور قربت بڑھ جائے یعنی وہ جس سے ہروقت دوسری چیزیں حاصل ہوسکتی ہوں تو یہی چیز انسان کو غموں سے بھی نجات دیتی ہے۔ جوں جوں اللہ کی قربت کا احساس بڑھتا ہے دنیا کی نعمتیں اور تعلقات اس کے مقابل پر عارضی اور حقیر ہوتے جاتے ہیں۔ اور کھوئی ہوئی چیزوں پر صبر اگر خالصتاً اللہ کی رضا کے لئے ہوجائے تو اللہ تعالیٰ تسکین عطا کرتا ہے۔

قرآن کریم میں خوف اور حزن کے الفاظ اکثر آیات میں اکٹھے استعمال ہوئے ہیں۔ لغت میں خوف کے یہ معنی بیان ہوئے ہیں کہ

’’کسی آئندہ وقت میں کسی ناپسندیدہ امر کے وقوع پذیر ہونے یا کسی پسندیدہ چیز کے ہاتھ سے چلے جانے کے خیال سے جو طبیعت پر گھبراہٹ طاری ہوتی ہے اسے خوف کے نام سے موسوم کرتے ہیں‘‘۔

جبکہ حزن کے معنے غم واندوہ کے ہیں اور خوشی کے متضاد معنے دیتا ہے یعنی غمگینی۔ نیز لکھا ہے ’’زمانہ ماضی میں کسی ناپسندیدہ امر کے وقوع پذیر ہونے یا کسی پسندیدہ چیز کے ہاتھ سے چلے جانے کی وجہ سے جو طبیعت میں افسوس پیدا ہوتا ہے اسے حزن کے نام سے تعبیر کرتے ہیں‘‘ (تاج) اور مفردات راغب کے مطابق حزن دل کی وہ بے قراری ہے جو غم کی وجہ سے لاحق ہوتی ہے اور اس کے بالمقابل فرح کا لفظ بولا جاتا ہے ۔ اور خوف اور حزن میں یہ فرق ہے کہ خوف آئندہ زمانے کے متعلق ہوتا ہے اور حزن کسی گزشتہ واقعہ کی بنا پر ہوتا ہے۔

(تفسیر کبیر جلد اول صفحہ 347)

قرآن مجید میں لَا خَوۡفٌ عَلَیۡہِمۡ وَلَا ہُمۡ یَحۡزَنُوۡنَ کا جو محاورہ استعمال ہوا ہے اس سے مراد یہ نہیں کہ مومنوں اور اللہ کے پیاروں کو کبھی خوف درپیش نہیں ہوتا بلکہ ان پر بھی مشکل وقت اور آزمائشیں آتی ہیں لیکن کوئی خوف انکو مغلوب نہیں کرسکتا۔ اللہ انکا محافظ اور نگران ہوتا ہے اور وہ کوئی چیز کھو کر ایسا غم نہیں کرتے کہ گویا وہ ہاتھ سے جاتی رہی۔ چیزوں کا خالق اور مالک انکا دوست ہوتا ہے اسلئے غیراللہ کا خوف ان پر قبضہ نہیں کرسکتا۔ آجکل کے حالات میں جہاں جنگ کا خطرہ دنیا کے سروں پر منڈلارہا ہے وہاں اسلام اور قرآن کے حقیقی پیروکاروں کے لئے یہ خوشخبری ہے کہ وہ ان خطرات سے بچائے جائیں گے جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے ایک شعر میں فرماتے ہیں:

آگ ہے پر آگ سے وہ سب بچائے جائیں گے
وہ جو رکھتے ہیں خدائے ذوالعجائب سے پیار

آیئے دیکھتے ہیں کہ قرآن مجید اس بارہ میں ہماری کیا رہنمائی کرتا ہے۔ ذیل میں دی گئی مختلف قرآنی آیات ہمیں بتاتی ہیں کہ کون سے لوگ خوف اور حزن کا شکار نہیں ہوں گے۔

اللہ کی ہدایت کی پیروی کرنے والوں، اس کے رسولوں پر ایمان لانے والوں پر کوئی خوف نہیں

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

قُلۡنَا اہۡبِطُوۡا مِنۡہَا جَمِیۡعًا ۚ فَاِمَّا یَاۡتِیَنَّکُمۡ مِّنِّیۡ ہُدًی فَمَنۡ تَبِعَ ہُدَایَ فَلَا خَوۡفٌ عَلَیۡہِمۡ وَلَا ہُمۡ یَحۡزَنُوۡنَ (البقرہ: 39) ہم نے کہا اس میں سے تم سب کے سب نکل جاؤ۔ پس جب کبھی بھی تمہارے پاس میری طرف سے ہدایت آئی تو جنہوں نے میری ہدایت کی پیروی کی ان پر کوئی خوف نہیں ہوگا اور نہ ہی وہ کوئی غم کریں گے۔

وَمَا نُرۡسِلُ الۡمُرۡسَلِیۡنَ اِلَّا مُبَشِّرِیۡنَ وَمُنۡذِرِیۡنَ ۚ فَمَنۡ اٰمَنَ وَاَصۡلَحَ فَلَا خَوۡفٌ عَلَیۡہِمۡ وَلَا ہُمۡ یَحۡزَنُوۡنَ (الانعام: 49) اور ہم پیغمبر نہیں بھیجتے مگر اس حیثیت میں کہ وہ بشارت دینے والے اور انذار کرنے والے ہوتے ہیں۔ پس جو ایمان لے آئے اور اصلاح کرے تو ان پر کوئی خوف نہیں اور نہ وہ کوئی غم کریں گے۔

یٰبَنِیۡۤ اٰدَمَ اِمَّا یَاۡتِیَنَّکُمۡ رُسُلٌ مِّنۡکُمۡ یَقُصُّوۡنَ عَلَیۡکُمۡ اٰیٰتِیۡ ۙ فَمَنِ اتَّقٰی وَاَصۡلَحَ فَلَا خَوۡفٌ عَلَیۡہِمۡ وَلَا ہُمۡ یَحۡزَنُوۡنَ (الاعراف: 36) اے ابنائے آدم! اگر تمہارے پاس تم میں سے رسول آئیں جو تم پر میری آیات پڑھتے ہوں تو جو بھی تقویٰ اختیار کرے اور اصلاح کرے تو ان لوگوں پر کوئی خوف نہیں ہوگا اور وہ غمگین نہیں ہوں گے۔

اوپر کی تینوں آیات سے ظاہر ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر زمانے میں ایسے لوگ بھیجتا رہے گا جو لوگوں کو نیکی اور ہدایت کی طرف بلاتے رہیں گے۔ پھر جو لوگ اللہ کی بھیجی ہوئی ہدایت کی پیروی کریں گے انکی ایمانی قوت کی وجہ سے ان کے دلوں کو اطمینان نصیب ہوگا، وہ اسی دنیا میں جنت میں آجائیں گے۔ نہ ان کے دلوں میں آئندہ کے نقصانات کا ڈر رہے گا اور نہ پچھلے نقصانات پر غمگین ہوں گے۔

اللہ، یوم آخرت پر ایمان لانے والوں اور عمل صالح بجالانے والوں پر کوئی خوف نہیں

پھر ایک اور جگہ ارشاد ہوتا ہے

اِنَّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَالَّذِیۡنَ ہَادُوۡا وَالنَّصٰرٰی وَالصّٰبِئِیۡنَ مَنۡ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَالۡیَوۡمِ الۡاٰخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَہُمۡ اَجۡرُہُمۡ عِنۡدَ رَبِّہِمۡ ۚ وَلَا خَوۡفٌ عَلَیۡہِمۡ وَلَا ہُمۡ یَحۡزَنُوۡنَ (البقرہ: 63) یقیناً وہ لوگ جو ایمان لائے اور وہ جو یہودی ہیں اور نصاریٰ اور دیگر الٰہی کتب کے ماننے والے جو بھی اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان لائے، اور نیک اعمال بجالائے ان سب کے لئے اُن کا اجر اُن کے ربّ کے پاس ہے اور ان پر کوئی خوف نہیں اور نہ وہ غم کریں گے

اس آیت میں دراصل یہ خوشخبری ہے کہ نجات حاصل کرنے کا دروازہ سب کے لئے کھلا ہے۔ اور یہ کہ صرف منہ سے ایمان لانا اور اپنے آپ کو یہود، نصریٰ یا کسی اور مذہب سے وابستہ کرنا کافی نہیں جب تک دل سے اسلام قبول کرکے اللہ اور یوم آخرت پر ایمان نہ ہو اور اعمال صالحہ نہ بجالائے جائیں۔ ایمان کی ابتدا ایمان باللہ سے ہوتی ہے اور اسکی انتہا یوم آخرت پر ایمان ہے اور باقی تمام اعمال اسی کے اندر آجاتے ہیں۔

حضرت خلیفتہ المسیح الرابع رحمہ اللہ اس آیت کی تشریح میں فرماتے ہیں کہ خواہ کسی مذہب کے پیرو ہوں اگر ان تک پیغام حق نہیں پہنچا یا پہنچانے والا قائل نہیں کرسکا اور وہ اپنے اپنے دائرے میں اللہ اور یوم آخر پر ایمان لانے والے ہیں تو انہیں کوئی خوف نہیں ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔ گویا یہ فتویٰ دینا کسی کا کام نہیں کہ سب اہل کتاب جہنمی ہیں اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے ان کے ساتھ جو بھی سلوک فرمائے۔ (اردو ترجمۃ القرآن کلاس)

اللہ کے کامل فرمانبرداروں اور عمدہ رنگ میں نیکی بجالانے والوں پر کوئی خوف نہیں

بَلٰی ٭ مَنۡ اَسۡلَمَ وَجۡہَہٗ لِلّٰہِ وَہُوَ مُحۡسِنٌ فَلَہٗۤ اَجۡرُہٗ عِنۡدَ رَبِّہٖ ۪ وَلَا خَوۡفٌ عَلَیۡہِمۡ وَلَا ہُمۡ یَحۡزَنُوۡنَ (البقرہ: 113) نہیں نہیں، سچ یہ ہے کہ جو بھی اپنا آپ خدا کے سپرد کردے اور وہ احسان کرنے والا ہو تو اس کا اجر اس کے ربّ کے پاس ہے۔ اور اُن (لوگوں) پر کوئی خوف نہیں اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام آئینہ کمالات اسلام میں اس آیت کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

’’یعنی مسلمان وہ ہے جو خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنے وجود کو سونپ دیوے یعنی اپنے وجود کو اللہ تعالیٰ کے لئے اور اسکے ارادوں کی پیروی کے لئے اور اسکی خوشنودی کے حاصل کرنے کے لئے وقف کر دیوے اور پھر نیک کاموں پر خدا تعالیٰ کے لئے قائم ہوجاوے اور اپنے وجود کی تمام عملی طاقتیں اسکی راہ میں لگا دیوے مطلب یہ ہے کہ اعتقادی اور عملی طور پر محض خدا تعالیٰ کا ہوجاوے۔ ’’اعتقادی‘‘ طور پر اسطرح سے کہ اپنے تمام وجود کو درحقیقت ایک ایسی چیز سمجھ لے جو خدا تعالیٰ کی شناخت اور اسکی اطاعت اور اس کے عشق اور محبت اور اسکی رضامندی حاصل کرنے کے لئے بنائی گئی ہے۔ اور ’’عملی‘‘ طور پر اسطرح سے کہ خالصاً للہ حقیقی نیکیاں جو ہر ایک قوت سے متعلق اور ہر ایک خداداد توفیق سے وابستہ ہیں بجالاوے مگر ایسے ذوق وشوق وحضور سے کہ گویا وہ اپنی فرمانبرداری

کے آئینہ میں اپنے معبود حقیقی کے چہرے کو دیکھ رہا ہے۔ پھر بقیہ ترجمہ آیت کا یہ ہے کہ جس کی اعتقادی وعملی صفائی ایسی محبت ذاتی پر مبنی ہو اور ایسے طبعی جوش سے اعمال حسنہ اس سے صادر ہوں وہی ہے جو عنداللہ مستحق اجر ہے اور ایسے لوگوں پر نہ کچھ خوف ہے اور نہ وہ کچھ غم رکھتے ہیں یعنی ایسے لوگوں کے لئے نجات نقد موجود ہے کیوں کہ جب انسان کو اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفات پر ایمان لا کر اس سے موافقت تامہ ہوگئی اور ارادہ اس کا خداتعالیٰ کے ارادہ سے ہمرنگ ہوگیا اور تمام لذت اس کی فرمانبرداری میں ٹھہر گئی اور جمیع اعمال صالحہ نہ مشقت کی راہ سے بلکہ تلذّذ اور احتظاظ کی کشش سے صادر ہونے لگے تو یہی وہ کیفیت ہے جس کو فلاح اور نجات اور رستگاری سے موسوم کرنا چاہیے اور عالم آخرت میں جو کچھ نجات کے متعلق مشہود و محسوس ہوگا وہ درحقیقت اسی کیفیت راسخہ کے اظلال و آثار ہیں جو اس جہان میں جسمانی طور پر ظاہر ہوجائیں گے۔ مطلب یہ کہ بہشتی زندگی اسی جہان سے شروع ہوجاتی ہے اور جہنمی عذاب کی جڑھ بھی اسی جہان کی گندی اور کورانہ زیست ہے“۔

(آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 58-59)

خالص ہوکر اللہ کی راہ میں مال خرچنے والوں پر کوئی خوف نہیں

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اَلَّذِیۡنَ یُنۡفِقُوۡنَ اَمۡوَالَہُمۡ فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ ثُمَّ لَا یُتۡبِعُوۡنَ مَاۤ اَنۡفَقُوۡا مَنًّا وَّ لَاۤ اَذًی ۙ لَّہُمۡ اَجۡرُہُمۡ عِنۡدَ رَبِّہِمۡ ۚ وَ لَا خَوۡفٌ عَلَیۡہِمۡ وَ لَا ہُمۡ یَحۡزَنُوۡنَ (البقرۃ:263)۔ وہ لوگ جو اپنے اموال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں، پھر جو وہ خرچ کرتے ہیں اُس کا احسان جتاتے ہوئے یا تکلیف دیتے ہوئے پیچھا نہیں کرتے، اُن کا اجر اُن کے ربّ کے پاس ہے اور اُن پر کوئی خوف نہیں ہوگا اور نہ وہ غم کریں گے۔

اَلَّذِیۡنَ یُنۡفِقُوۡنَ اَمۡوَالَہُمۡ بِالَّیۡلِ وَ النَّہَارِ سِرًّا وَّ عَلَانِیَۃً فَلَہُمۡ اَجۡرُہُمۡ عِنۡدَ رَبِّہِمۡ ۚ وَ لَا خَوۡفٌ عَلَیۡہِمۡ وَ لَا ہُمۡ یَحۡزَنُوۡنَ (البقرۃ:275)۔ وہ لوگ جو اپنے اموال خرچ کرتے ہیں رات کو بھی اور دن کو بھی، چھپ کر بھی اور کھلے عام بھی، تو ان کے لئے ان کا اجر اُن کے ربّ کے پاس ہے اور ان پر کوئی خوف نہیں ہوگا اور نہ وہ غم کریں گے۔

اِنَّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَ اَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَ اٰتَوُا الزَّکٰوۃَ لَہُمۡ اَجۡرُہُمۡ عِنۡدَ رَبِّہِمۡ ۚ وَ لَا خَوۡفٌ عَلَیۡہِمۡ وَ لَا ہُمۡ یَحۡزَنُوۡنَ (البقرۃ:278)۔ یقیناً وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے اور انہوں نے نماز کو قائم کیا اور زکوٰۃ دی اُن کے لئے اُن کا اجر اُن کے ربّ کے پاس ہے۔ اور اُن پر کوئی خوف نہیں ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

دنیا میں جولوگ دولت جمع کرتے ہیں انکو ہروقت اپنی دولت کے ضائع ہونے کا خوف بھی رہتا ہے۔ لیکن وہ جو خالص نیت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے خرچ کرتے ہیں وہ یقین رکھتے ہیں کہ انکا اجر خدا کے ہاں محفوظ ہے اسلئے انکو قطعاً اس کے ضائع ہونے کا کوئی خوف لاحق نہیں ہوتا۔

اللہ کی راہ میں جان قربان کرنے والوں پر کوئی خوف نہیں

فَرِحِیۡنَ بِمَاۤ اٰتٰہُمُ اللّٰہُ مِنۡ فَضۡلِہٖ ۙ وَ یَسۡتَبۡشِرُوۡنَ بِالَّذِیۡنَ لَمۡ یَلۡحَقُوۡا بِہِمۡ مِّنۡ خَلۡفِہِمۡ ۙ اَلَّا خَوۡفٌ عَلَیۡہِمۡ وَ لَا ہُمۡ یَحۡزَنُوۡنَ (آل عمران:171)۔ بہت خوش ہیں اس پر جو اللہ نے اپنے فضل سے اُنہیں دیا ہے اور وہ خوشخبریاں پاتے ہیں اپنے پیچھے رہ جانے والوں کے متعلق جو ابھی ان سے نہیں ملے کہ ان پر بھی کوئی خوف نہیں ہوگا اور وہ غمگین نہیں ہوں گے۔

اولیاء اللہ پر کوئی خوف نہ ہوگا

اَلَاۤ اِنَّ اَوۡلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوۡفٌ عَلَیۡہِمۡ وَ لَا ہُمۡ یَحۡزَنُوۡنَ (یونس:63)۔ سنو کہ یقیناً اللہ کے دوست ہی ہیں جن پر کوئی خوف نہیں اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

اس آیت کی تفسیر میں حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ لا خوف علیھم کے معنے سمجھنے میں لوگوں نے غلطی کھائی ہے۔ اور وہ سمجھتے ہیں کہ ان پر کوئی خوف نہیں آتا بلکہ اس سے مراد یہ ہے کہ خطرات درپیش ہونے کے باوجود وہ اپنے نفس کے متعلق یقین رکھتے ہیں کہ انہیں کوئی نقصان نہیں پہنچے گا۔ اور ولا ھم یحزنون کے یہ معنے بیان فرمائے کہ ”انکو ماضی کا بھی صدمہ نہ ہوگا“۔ اس فقرہ میں اسطرف اشارہ فرمایا ہے کہ اولیاءاللہ کو اللہ تعالیٰ ان غلطیوں کے صدمات سے بھی محفوظ رکھتا ہے جو اعلیٰ مقامات کے حصول سے پہلے وہ کر چکے ہوں۔ کیا ہی محفوظ مقام ہے۔ دنیا کی کوئی طاقت آئندہ اور ماضی کا ذمہ نہیں لے سکتی صرف اللہ تعالیٰ ہی کی ذات ہے جس سے تعلق پیدا کرکے انسان کامل چین پا سکتا ہے۔ مگر افسوس کہ لوگ اسی طرف سب سے کم توجہ کرتے ہیں اور اپنے دردوں کا علاج ان دروازوں سے تلاش کرتے ہیں جہاں سے سوائے مایوسی کے کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ بعض جگہ جو انبیاء کی نسبت خوف اور حزن کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ اس جگہ خوف اور حزن ان کی اپنی ذات کے متعلق نہیں ہوتا بلکہ دوسروں کی نسبت ہوتا ہے۔ اور دوسروں کی نسبت خوف اور حزن کا پیدا ہونا عذاب نہیں کہلا سکتا۔ بلکہ یہ تو ایک اعلیٰ درجہ کی نیکی ہے کہ انسان دوسروں کی مصیبت کو اپنی مصیبت سمجھے“

(تفسیر کبیر جلد سوم صفحہ 99-100)

اس سے اگلی آیت میں اولیاءاللہ کی تعریف یہ بتائی: اَلَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ کَانُوۡا یَتَّقُوۡنَ وہ لوگ جو ایمان لائے اور وہ تقویٰ پر عمل پیرا تھے۔ لَہُمُ الۡبُشۡرٰی فِی الۡحَیٰوۃِ الدُّنۡیَا وَ فِی الۡاٰخِرَۃِ ؕ لَا تَبۡدِیۡلَ لِکَلِمٰتِ اللّٰہِ ؕ ذٰلِکَ ہُوَ الۡفَوۡزُ الۡعَظِیۡمُ (یونس:64-65)۔ اُن کے لئے دنیا کی زندگی میں بھی خوشخبری ہے اور آخرت میں بھی۔ اللہ کے کلمات میں کوئی تبدیلی نہیں۔ یہی بہت بڑی کامیابی ہے۔

درحقیقت وہ جنہیں اللہ تعالیٰ کی دوستی اور قرب نصیب ہوجائے ان کے لئے اس عارضی دنیا میں کسی چیز کو کھودینا یا دنیا کے ہم وغم بے معنی ہو جاتے ہیں۔ وہ توکل کے اس مقام پر ہوتے ہیں کہ نہ انہیں مستقبل کی کسی ناکامی، نقصان یا تنگی رزق کا خوف ہوتا ہے اور نہ گزشتہ کوتاہیوں کی وجہ سے حزن وملال ہوتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ”اس پر خدا تعالیٰ کے فضل واحسان کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور مستجاب الدعوات ہوجاتا ہے اور خدا تعالیٰ اسکو لعنتی زندگی سے ہلاک نہیں کرتا بلکہ اسکا خاتمہ بالخیر کرتا ہے۔ مختصر یہ کہ جو خدا تعالیٰ سے سچا اور کامل تعلق رکھتا ہے خدا تعالیٰ اس کی ساری مرادیں پوری کر دیتا ہے، اسے نامراد نہیں رکھتا“۔

(الحکم جلد نمبر 8 مورخہ 10مارچ 1904 صفحہ 5)

اللہ کی راہ میں استقامت اختیار کرنے والوں پر کوئی خوف نہ ہوگا

اِنَّ الَّذِیۡنَ قَالُوۡا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسۡتَقَامُوۡا فَلَا خَوۡفٌ عَلَیۡہِمۡ وَ لَا ہُمۡ یَحۡزَنُوۡنَ (الاحقاف:14) یقیناً وہ لوگ جنہوں نے کہا اللہ ہمارا ربّ ہے پھر (اس پر) استقامت اختیار کی تو نہ ان پر کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

رَبُّنَا اللّٰہُ کہنا دراصل توحید اور ایمان کا اقرار کرنا ہے۔ اور ثم استقاموا میں اس استقامت کا ذکر ہے جو اس راہ میں پیش آنے والی تکالیف اور مشکلات پر مومن اختیار کرتے ہیں۔۔۔ ہر قسم کے مصائب اور حوادث کی آندھیاں جن مومنوں کے پائے ثبات میں کوئی لغزش پیدا نہ کرسکیں انہیں کے لئے یہ خوشخبری ہے کہ انہیں نہ کسی آئندہ بات کا خوف ہوگا اور نہ کسی گزشتہ کوتاہی پر غمگین ہوں گے۔

خلافت کے قیام کے ذریعے خوف کا امن میں بدلنا

وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا مِنۡکُمۡ وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسۡتَخۡلِفَنَّہُمۡ فِی الۡاَرۡضِ کَمَا اسۡتَخۡلَفَ الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِہِمۡ ۪ وَ لَیُمَکِّنَنَّ لَہُمۡ دِیۡنَہُمُ الَّذِی ارۡتَضٰی لَہُمۡ وَ لَیُبَدِّلَنَّہُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ خَوۡفِہِمۡ اَمۡنًا ؕ یَعۡبُدُوۡنَنِیۡ لَا یُشۡرِکُوۡنَ بِیۡ شَیۡئًا ؕ وَ مَنۡ کَفَرَ بَعۡدَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡفٰسِقُوۡنَ (النور:56)۔ تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے اُن سے اللہ نے پختہ وعدہ کیا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسا کہ اُس نے اُن سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا اور اُن کے لئے اُن کے دین کو، جو اُس نے اُن کے لئے پسند کیا، ضرور تمکنت عطا کرے گا اور اُن کی خوف کی حالت کے بعد ضرور اُنہیں امن کی حالت میں بدل دے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے۔ میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔ اور جو اُس کے بعد بھی ناشکری کرے تو یہی وہ لوگ ہیں جو نافرمان ہیں۔

آیت استخلاف میں اللہ تعالیٰ نے مومنوں کے ساتھ خلافت عطا کرنے، دین کو تمکنت بخشنے، خوف کی حالت کو امن میں بدلنے اور توحید کے قیام کا جو دائمی وعدہ فرمایا ہے وہ ایمان، اعمال صالحہ اور توحید کی خاطر ہر طرح کی قربانیاں دینے کے ساتھ مشروط ہے۔ یہ وعدہ سب سے پہلے خلافت راشدہ کے وقت بڑی شان سے پورا ہوا۔ جب حضور ﷺ کی وفات کے ساتھ ہی فتنوں نے سر اٹھایا اور کمزور ایمان کے لوگوں نے زکوٰۃ دینے سے انکار کر دیا۔ مسیلمہ کے ساتھ ایک لاکھ لوگوں کی بڑی تعداد شامل ہوگئی اور مسلمانوں کو ہر طرف سے فتنوں نے گھیر لیا۔ پھر خلافت کی برکت سے ان فتنوں کا سر کچلا گیا۔ دین کو تمکنت نصیب ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی خوف کی حالت کو امن میں بدل دیا۔ اور اسلام ترقی کرتا چلا گیا۔ مسلمانوں نے جب تک اپنی ذمہ داریوں کو ادا کیا انہیں خلافت راشدہ کی نعمت میسر رہی اور جب مسلمانوں میں نااتفاقی اور انتشار پیدا ہوگیا، اطاعت اور فرمانبرداری کی روح ختم ہوگئی تو یہ نعمت ان سے چھن گئی۔ اور حضور ﷺ کی پیشگوئیوں کے عین مطابق ظالم حکمرانوں کا لمبا دور شروع ہوگیا اور مسلمانوں کی اخلاقی اور روحانی حالت ابتر ہوگئی۔

پھر چودہ سو سال کے بعد مسیح موعود کی آمد کے ذریعہ ایک مرتبہ پھر امت مسلمہ میں خلافت کے قیام کی پیشگوئی پوری ہوئی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد حضرت حکیم مولوی نورالدین خلیفۃ المسیح الاولؓ کو منصب خلافت پر متمکن فرمایا۔ ایک بار پھر خوف اور حزن امن میں بدلا۔ اور جماعت احمدیہ خدمت اسلام کے سفر پر آگے بڑھتی رہی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی وفات پر ایک بار پھر جماعت کی کڑی آزمائش ہوئی مگر خدا تعالیٰ نے اس آزمائش میں بھی جماعت کو نہ صرف سرخرو کیا بلکہ ایسے موعود خلیفہ سے نوازا جس کے باون سالہ دور میں جماعت کو غیرمعمولی ترقیات نصیب ہوئیں۔ پھر خلافت ثالثہ، رابعہ اور خامسہ کے انتخاب کے موقع پر ہم نے خدا کی نصرت اور تائید کے نظارے دیکھے۔ اور ہم سب اس بات کے گواہ ہیں کہ جماعت احمدیہ کے تمام خلفا کے ساتھ خدا تعالیٰ کا فضل اور اس کی تائید ونصرت شامل رہی۔ پس اگر

بقیہ صفحہ 12 پر

رپورٹ: شفیق الرحمن۔ مبلغ سلسلہ نیوزی لینڈ

تنتیسواں جلسہ سالانہ نیوزی لینڈ

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا پر معارف پیغام

اللہ تعالیٰ نے امام آخر الزمان، حضرت مسیح موعود علیہ السلام، کے ہاتھ سے جلسہ سالانہ کا اجراء کر کے جماعت مومنین کے لئے ایک ایسے روحانی مائدہ کا انتظام فرمادیا جس کی لذت اور اس سے حظ اٹھانے کی خواہش ہر احمدی کو سارا سال بے تاب رکھتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق جلسہ سالانہ وہ شجرہ طیبہ ہے جس کی شاخیں ساری دنیا میں پھیل چکی ہیں اور ہر ملک میں بسنے والے احمدی اس کے سایہ تلے روحانی راحت و آرام پانے کے لئے کشاں کشاں چلے آتے ہیں۔ گذشتہ دو سال سے زائد عرصہ میں دنیا کووڈ 19 کی وباء کے باعث جس خوف اور بے یقینی کے عالم سے گذر رہی ہے اس نے کئی ممالک میں جلسہ سالانہ کے انعقاد کو بھی متاثر کیا۔ نیوزی لینڈ ان چند ممالک میں سے ہے جہاں اس وباء پر فوری لاک ڈاؤن اور دیگر تدابیر کی بدولت بڑی حد تک کنٹرول رہا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کو گذشتہ سال اور امسال بھی بخیریت اپنا جلسہ سالانہ منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ اس مرتبہ جلسہ سالانہ سے تقریباً ڈیڑھ ماہ قبل ہی نیوزی لینڈ کا سب سے لمبا لاک ڈاؤن ختم ہوا تھا جس کی وجہ سے جلسہ کی تیاری کے لئے بہت تھوڑا وقت میسر آیا تھا اور پھر جلسہ سے ایک ہفتہ قبل کمیونٹی میں اومیکرون کیسز کی سامنے آنے کی بدولت خدشہ تھا کہ حکومت دوبارہ اجتماعات پر پابندی نہ لگادے لیکن حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعاؤں کے طفیل اللہ تعالیٰ نے اپنا خاص فضل فرمایا اور جلسہ سالانہ حسب پروگرام بعض ضروری احتیاطوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے کامیابی کے ساتھ انعقاد پذیر ہوا۔ تاہم جلسہ کے بعد اگلے روز ہی حکومت نے بڑے اجتماعات پر پابندی لگادی۔ یوں یہ جلسہ خلیفہ وقت کی دعاؤں کے حصار میں اللہ تعالیٰ کی معجزانہ تائید کا رنگ لئے ہوئے منعقد ہوا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذَالِکَ

نیوزی لینڈ میں جماعت کا جلسہ سالانہ ہر سال دو روز کے لئے ماہ جنوری کے تیسرے جمعہ اور ہفتہ کے روز منعقد ہوتا ہے، چنانچہ اسی طریق کے مطابق امسال جلسہ سالانہ مورخہ 21 اور 22 جنوری 2022 کو آکلینڈ شہر میں جماعت کی مسجد 'بیت المقیت' کے احاطہ میں منعقد ہوا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اس مرتبہ مکرم یونس حنیف صاحب، نائب نیشنل صدر، کا تقرر بطور افسر جلسہ سالانہ ہوا تھا جبکہ مکرم محمد یٰسین چوہدری صاحب، نیشنل سیکرٹری تربیت، کو بطور افسر جلسہ گاہ اور مکرم عظیم ظفر اللہ صاحب، صدر مجلس خدام الاحمدیہ نیوزی لینڈ، کو بطور افسر خدمت خلق خدمات بجالانے کی توفیق حاصل ہوئی۔ مردانہ جلسہ گاہ اور کھانے کے لئے مسجد کی کار پارکنگ کے حصہ میں تین مارکیز کا انتظام کیا گیا تھا جبکہ زنانہ جلسہ گاہ اور کھانے کا انتظام مسجد میں خواتین کے حصہ اور ایک ملحقہ ہال میں کیا گیا تھا۔ جماعتی روایات کے مطابق جلسہ کی تیاریوں کے لئے وقار عمل کا سلسلہ دو تین ہفتہ قبل ہی شروع ہوگیا تھا جس میں تمام عمر کے احباب جماعت نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلسہ سالانہ کے دونوں روز نماز تہجد باجماعت اور بعد از نماز فجر خصوصی درسوں کا اہتمام کیا گیا۔ جلسہ سالانہ کے عنوان کے طور پر اس مرتبہ ''خلافت - ایک الٰہی ذریعہ ہدایت'' کا موضوع مقرر کیا گیا تھا۔ جلسہ کا باقاعدہ آغاز مورخہ 21 جنوری 2022ء کو نماز جمعہ کے بعد لوائے احمدیت لہرائے جانے کی تقریب سے ہوا جس کے بعد جلسہ سالانہ کا افتتاحی اجلاس منعقد ہوا۔

پیغام حضور انور

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت جلسہ کے لئے اپنا خصوصی پیغام انگریزی زبان میں عطا فرمایا تھا۔ جماعت نیوزی لینڈ کے نیشنل صدر، مکرم بشیر احمد خان صاحب نے اپنے افتتاحی خطاب میں اس پیغام کو پڑھ کر سنایا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

''پیارے اراکین احمدیہ مسلم جماعت نیوزی لینڈ، السلام علیکم و رحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مجھے بے حد خوشی ہے کہ آپ کو اپنا سالانہ جلسہ 2022ء ''خلافت - ایک الٰہی ذریعہ ہدایت'' کے عنوان سے منعقد کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے جلسہ کو بہت بابرکت اور کامیاب فرمائے، اور اس کے جملہ شاملین بے انتہاء روحانی فوئد اور فضلوں کو حاصل کرنے والے ہوں۔

''یہ اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا احسان ہے کہ اس نے ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ماننے کی توفیق عطا فرمائی جنہیں اسلام کی خوبصورت اور پر امن تعلیم کو دوبارہ قائم کرنے کے لئے مبعوث کیا گیا تا کہ آپ مسلمانوں کی بالخصوص اور ساری دنیا کی بالعموم اصلاح کرسکیں۔ جس کے نتیجہ میں لوگ اولاً اپنے خالق کو جو کہ خدائے واحد ہے پہچان سکیں اور دوسرا یہ کہ بنی نوع انسان کے حقوق ادا کرنے والے بنیں، کیونکہ دنیا میں امن کے حصول کا یہی واحد ذریعہ ہے۔

''حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے یہ خوش خبری دی تھی کہ آپ کے وصال کے بعد اللہ تعالیٰ خلفاء کو کھڑا کرے گا بالکل اسی طرح جیسے پہلی امتوں میں خلفاء کھڑے کئے گئے تھے، نیز یہ کہ رسول پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی پیشگوئی کے مطابق آپؑ کی وفات کے بعد اللہ تعالیٰ خلافت کا نظام قائم فرمائے گا جو کہ رہتی دنیا تک آپؐ کی جماعت کی راہنمائی کرے گا۔

''اس سال خلافت کے قیام پر 114 سال مکمل ہوجائیں گے اس لئے ہمیں اللہ تعالیٰ کا بہت شکر گذار ہونا چاہئے کہ اس نے ہمیں اس بابرکت نظام کی صورت میں ایک جاری و ساری انعام سے نوازا ہے۔ ہمیں خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کے حضور سجدات شکر بجالانے کے ساتھ ساتھ یہ پختہ عہد بھی کرنا چاہئے کہ ہم نیکی اور بھلائی کے کاموں میں لگے رہیں گے، مثالی احمدی بننے کی کوشش کریں گے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے کوشاں رہیں گے۔ ہماری کامیابی اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے تھامے رہنے میں

ہے اور اس بات کی یقین دہانی میں ہے کہ ہم نظام خلافت کے ساتھ وابستہ رہیں اور اس کی کامل اطاعت کرنے والے ہوں نیز نظام جماعت کا احترام کرنے والے ہوں۔ ہم اللہ تعالیٰ کی حقیقی رضا اسی وقت حاصل کر سکتے ہیں جب ہم تقوی کی راہوں پر قدم مارنے والے ہوں اور ایک لحظہ کے لئے بھی ان سے دور ہٹنے والے نہ ہوں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس حوالہ سے فرماتے ہیں:

'مومن وہ لوگ ہوتے ہیں جن کے اعمال اُن کے ایمان پر گواہی دیتے ہیں۔ جن کے دل پر ایمان لکھا جاتا ہے اور جو اپنے خدا اور اس کی رضا کو ہر ایک چیز پر مقدم کر لیتے ہیں اور تقویٰ کی باریک تنگ راہوں کو خدا کے لئے اختیار کرتے ہیں اور اس کی محبت میں محو ہو جاتے ہیں اور ہر ایک چیز جو بُت کی طرح خدا سے روکتی ہے خواہ وہ اخلاقی حالت ہو یا اعمال فاسقانہ ہوں یا غفلت اور کسل ہو سب اپنے تئیں دُور کر لئے جاتے ہیں۔'

(تبلیغ رسالت، جلد 10 صفحہ 103)

''اس زمانہ میں میں آپ سے یہ مطالبہ نہیں کہ آپ تلواریں اٹھائیں یا میدان جنگ میں اتر کر بندوقوں اور میزائلوں کا سامنا کریں بلکہ آپ سے اللہ اور اس کے بندوں کے حقوق کی ادائیگی کا مطالبہ ہے۔ ہر بوڑھے اور جوان کو اپنے اندر قربانی کی حقیقی روح پیدا کرنی ہو گی۔ نظام جماعت اور خلافت کی اطاعت کے اعلی معیار قائم کرنے ہونگے۔ اپنے خاندان اور بچوں میں بھی ایسے ہی اعلی معیار قائم کرنے ہونگے، کیونکہ نظم و ضبط کے لئے اطاعت بہت ضروری ہے اور نظم و ضبط کی حیثیت کسی بھی اچھے نظام کے لئے بنیاد کی سی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس روح اور جذبہ سے سرشار ہونے کی توفیق عطا فرمائے تا کہ ہم اسلام کی فتح و کامرانی کے وعدوں کو اپنی زندگیوں میں پورا ہوتے دیکھ سکیں۔

''میں آپ کو تلقین کرتا ہوں کہ زیادہ سے زیادہ ایم ٹی اے دیکھا کریں نیز میرے خطبات جمعہ، خطابات اور دیگر نصائح جو مختلف اہم مواقع پر میں کرتا ہوں ان کو باقاعدگی سے سنا کریں۔ اس سے نہ صرف اپنے عقائد اور حقیقی اسلامی تعلیمات کے متعلق آپ کے علم و فہم میں اضافہ ہو گا بلکہ خلافت کے ساتھ آپ کا تعلق بھی مضبوط ہو گا۔ آپ اپنے بچوں کو خلافت کی عظیم برکات سے آگاہ کرتے رہیں اور ہمیشہ انہیں نصیحت کرتے رہیں کہ وہ خلیفۃ المسیح سے کامل وفاداری کرنے والے ہوں۔

''میں آپ کو اس امر کی یاد دہانی کروانا چاہتا ہوں کو اسلام کے احیاء نو کی تکمیل بلکہ امن عالم کا حصول صرف اور صرف نظام خلافت کی پیروی سے ممکن ہے۔ اس لئے آپ ہمیشہ اس عظیم نظام سے وابستہ رہیں اور اس امر کو بھی یقینی بنائیں کہ آپ کی آئندہ نسلیں بھی ہمیشہ خلافت احمدیہ کی راہنمائی اور حصار کے اندر رہیں۔

''اللہ تعالیٰ آپ کے جلسہ کو بہت بابرکت اور کامیاب فرمائے اور آپ سب کو تقوی اور روحانیت میں بڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آپ اللہ تعالیٰ سے مزید قرب کا تعلق قائم کرنے والے ہوں اور وہ آپ کو اپنے اندر حقیقی تبدیلی پیدا کرنے کی توفیق عطا فرمائے تا کہ آپ نیکی اور پرہیز گاری نیز اسلام اور انسانیت کی خدمت میں مزید ترقی کرنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ پر اپنا فضل فرمائے۔ آپ کا مخلص، مرزا مسرور احمد، خلیفۃ المسیح الخامس''

DAILY LONDON
ALFAZL
ONLINE

www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION
Download on the App Store
ANDROID APP ON Google play

اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء
درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

جلسہ کے پہلے روز کے دو اجلاسات میں بالخصوص احباب جماعت کے لئے خلافت کی اہمیت، عظمت اور برکات کے حوالہ سے تقاریر ہوئیں۔ایک تقریر میں اللہ تعالیٰ کی صفت 'الہادی' پر روشنی ڈالی گئی، جبکہ ایک اور تقریر میں خلفاء راشدین کے سنہری دور کا تذکرہ کیا گیا۔اس روز لجنہ اماء اللہ کو بھی اپنا الگ اجلاس منعقد کرنے کی توفیق ملی۔جلسہ کے دوسرے روز کل تین اجلاسات ہوئے جن میں سے دوسرا اجلاس خاص طور پر غیر از جماعت مہمانوں کے لئے ترتیب دیا گیا تھا۔اس اجلاس میں جماعت کی طرف سے دو تقاریر پیش ہوئیں۔مکرم محمد انس سراج الرحیم صاحب، مہتمم تربیت مجلس خدام الاحمدیہ نیوزی لینڈ، نے اپنی تقریر میں خلافت کے حقیقی تصور کو اجاگر کرتے ہوئے اس کے متعلق غلط تصورات کا رد پیش کیا۔اس اجلاس کی دوسری تقریر میں مکرم مستنصر احمد صاحب قمر، مربی سلسلہ ویلنگٹن ریجن، نے خلافت احمدیہ کی بنی نوع انسان کی وحدت اور دنیا میں امن کے قیام کے لئے کردار اور مساعی کو پیش کیا۔چند مہمانوں نے بھی اس موقع پر خطاب کیا اور جماعت کو جلسہ کے انعقاد پر مبارکباد پیش کی اور جماعت کی باہمی رواداری کو فروغ دینے کے حوالہ سے کوششوں کی تعریف کی۔

جلسہ سالانہ کے اختتامی اجلاس میں، حسب روایت، دوران سال تعلیمی میدان میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو سندات اور اعزازات سے نوازا گیا۔بعد ازاں مکرم بشیر احمد خان صاحب، نیشنل صدر جماعت نیوزی لینڈ، نے اپنی اختتامی تقریر میں جلسہ سالانہ کے بخیریت انعقاد کے حوالہ سے اللہ تعالیٰ کے خاص فضل کا ذکر کیا اور احباب جماعت کو اپنی ذمہ داریوں کو سمجھتے ہوئے پہلے سے بڑھ کر نیکی، تقویٰ اور قربانیوں میں آگے بڑھنے کی طرف توجہ دلائی۔جلسہ کا اختتام اجتماعی دعا سے ہوا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ جلسہ سالانہ ہر لحاظ سے کامیاب رہا اور تقریباً پانچ سو لوگ اس میں شامل ہوئے۔دنیا کے موجودہ حالات میں جلسہ سالانہ کا انعقاد اللہ تعالیٰ کے ایک عظیم فضل کی حیثیت رکھتا ہے۔جماعت نیوزی لینڈ دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ جلد دنیا سے اس وباء کا خاتمہ فرمائے اور دنیا کے تمام ملکوں میں احمدی دوبارہ پوری آزادی سے جلسہ ہائے سالانہ منعقد کر سکیں اور ان الٰہی جلسوں کے افضال و برکات سے اپنی جھولیاں بھر سکیں، آمین ثم آمین۔

بقیہ: خوف سے امن کا سفر ...... از صفحہ 10

ہم یہ چاہتے ہیں کہ یہ انعام ہمیشہ ہمارے پاس رہے اور اسلام احمدیت ترقی کی شاہراہوں پہ گامزن رہے تو ہمیں اپنی ذمہ داریوں کی ادائیگی کی طرف توجہ کرنی ہوگی اور خلیفہ وقت کی دل وجان سے اطاعت کرنی ہوگی۔حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کے ارشاد پر اپنے اس مضمون کو ختم کرتی ہوں۔ آپؓ فرماتے ہیں۔

''میں ایک بات اور کہنا چاہتا ہوں اور یہ وصیت کرتا ہوں کہ تمہارا اعتصام حبل اللہ کے ساتھ ہو۔قرآن کریم تمہارا دستور العمل ہو ۔ باہم کوئی تنازع نہ ہو کیوں کہ تنازعہ فیضان الٰہی کو روکتا ہے۔موسیٰ کی قوم جنگل میں اسی نقص کی وجہ سے ہلاک ہوئی۔ رسول اللہ کی قوم نے احتیاط کی اور وہ کامیاب ہوگئے۔ اب تیسری مرتبہ تمہاری باری آئی ہے ۔ اسلئے چاہیئے کہ تمہاری حالت اپنے امام کے ہاتھ میں ایسی ہو جیسے میت غسال کے ہاتھ میں ہوتی ہے۔تمہارے تمام ارادے اور خواہشیں وہ ہوں اور تم اپنے آپ کو امام کے ساتھ ایسا وابستہ کرو جیسے گاڑیاں انجن کے ساتھ اور پھر ہر روز دیکھو کہ ظلمت سے نکلتے ہو یا نہیں۔ استغفار کثرت سے کرو اور دعاؤں میں لگے رہو وحدت کو ہاتھ سے نہ دو۔ دوسرے کے ساتھ نیکی اور خوش معاملگی میں کوتاہی نہ کرو۔ تیرہ سو برس کے بعد یہ زمانہ ملا ہے اور آئندہ یہ زمانہ قیامت تک نہیں آ سکتا۔ پس اس نعمت کا شکر کرو کیونکہ شکر کرنے پر ازدیادِ نعمت ہوتا ہے۔ لَئِنۡ شَکَرۡتُمۡ لَاَزِیۡدَنَّکُمۡ لیکن جوشکر نہیں کرتا وہ یاد رکھے اِنَّ عَذَابِیۡ لَشَدِیۡدٌ (ابراہیم:8)''

(خطبات نور صفحہ 131)

خوف سے آزاد ہونا بہت بڑی نعمت ہے جسے صاحب نعمت ہی سمجھ سکتا ہے۔ اور اصل زندگی وہی گزارتے ہیں جو خوف اور خواہش سے آزاد ہو چکے ہوں۔ اللّٰھمّ استر عوراتنا واٰمن روعاتنا۔

(مسند احمد، حدیث نمبر 1099)

اے اللہ ! تو ہماری کمزوریوں کو چھپا دے اور گھبراہٹ اور ڈر والے ماحول کو ختم کر کے اطمینان کا، چین کا، امن کا ماحول بنا دے۔ آمین

چھوٹی مگر سبق آموز بات

ذکرِ الٰہی اور درود کا شیریں پھل

جماعت احمدیہ میں قرب الٰہی اور تصوف کے میدان میں حضرت مولانا غلام رسول راجیکیؓ کو ایک خاص مقام حاصل تھا۔آپ نے یہ مقام کس طرح حاصل کرنے کی سعادت پائی ؟ اس کے ایک ذریعہ کا ذکر کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے ایک بار اپنی مجلسِ عرفان میں ہدایت فرمائی کہ نوجوانوں کو چاہئے کہ وہ ہر نماز کے فرضوں کے بعد بارہ دفعہ سُبۡحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمۡدِہٖ، سُبۡحَانَ اللّٰہِ الۡعَظِیۡمِ اور بارہ دفعہ درود شریف پڑھا کریں۔ آپ فرماتے ہیں کہ میں نے بھی یہ نصیحت سن کر اسی دن سے اس پر باقاعدہ عمل شروع کر دیا۔آپ فرماتے ہیں کہ اس عمل سے مجھے ایک بڑا فائدہ یہ ہوا کہ مجھے تصفیۂ قلب اور تجلّیٔ روح کے ذریعہ ایک عجیب قسم کی انارت محسوس ہونے لگی اور جس طرح آفتاب و مہتاب کی روشنی کو آنکھ محسوس کرتی ہے اس طرح میرا قلب دعا کے وقت اکثر کبھی بجلی کے قمقمے کی طرح اور کبھی گیس لیمپ کی طرح منور ہو جاتا ہے اور کبھی ایسا محسوس ہوتا ہے کہ میرا وجود سر سے پاؤں تک باطنی طور پر نورانی ہو گیا ہے۔

(حیات قدسی صفحہ 129)

(راشدہ طلعت۔ جرمنی)

16مارچ2022ء	طلوع فجر	غروب آفتاب
مکہ مکرمہ	05:13	18:30
مدینہ منورہ	05:12	18:31
قادیان	05:17	18:37
ربوہ	04:57	18:17
اسلام آباد ٹلفورڈ	04:45	18:09

فقہی کارنر

دین اسلام کے پانچ مجاہدات

حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا: خدا تعالیٰ نے دین اسلام میں پانچ مجاہدات مقرر فرمائے ہیں۔ نماز، روزہ، زکوٰۃ، صدقات، حج، اسلامی دشمن کا ذب اور دفع خواہ سیفی ہو خواہ قلمی۔ یہ پانچ مجاہدے قرآن شریف سے ثابت ہیں۔مسلمانوں کو چاہیئے کہ ان میں کوشش کریں اور ان کی پابندی کریں۔ یہ روزے تو سال میں ایک ماہ کے ہیں۔بعض اہل اللہ تو نوافل کے طور پر اکثر روزے رکھتے رہتے ہیں اور ان میں مجاہدہ کرتے ہیں۔ ہاں دائمی روزے رکھنا منع ہیں یعنی ایسا نہیں چاہیئے کہ آدمی ہمیشہ روزے ہی رکھتا رہے بلکہ ایسا کرنا چاہیئے کہ نفلی روزہ کبھی رکھے اور کبھی چھوڑ دے۔

(بدر 24 اکتوبر 1907ء صفحہ 3)

(داؤد احمد عابد۔ استاد جامعہ احمدیہ یوکے)